جلد ۶ | ۲۴ اخاء ۱۳۳۶ ہش - ۲۹ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ - ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۴۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ــــ اخبار الفضل میں شائع شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حضرت سید محمد احمد صاحب اور مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم گجراتی تاحال بیمار ہیں۔ احباب کرام بزرگان کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۲ اکتوبر۔ محترم مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل مع اہل و عیال چند روز کے لئے ربیل تشریف لے گئے ہیں۔

ــــ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال خیر و عافیت سے ہیں۔ فالحمد للہ۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کا چھیاسٹھواں سالانہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

پُرامن رُوحانی ماحول میں پیشوایانِ مذاہب کی سیرت و سوانح اور محاسن اسلام پر پُر روح تقاریر

مسلم و غیر مسلم سامعین کا عقیدت مندانہ اجتماع

(منجانب نظارت دعوت و تبلیغ قادیان)

(۲)

جلسہ کا دوسرا دن

۷ اکتوبر ۱۹۵۷ء

پہلا اجلاس جلسہ کے دوسرے دن ۷ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو زیر صدارت مکرم جناب پروفیسر سید اختر احمد صاحب اورینوی ڈی لٹ پروفیسر و انچارج شعبہ اردو پٹنہ کالج پٹنہ۔ پونے دس بجے صبح جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ صاحب صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں اہالیان قادیان کو مخاطب کرتے ہوئے درخواست کی کہ وہ اختلاف مسلک کے باوجود جماعت احمدیہ کے جلسہ کو کامیاب بنانے میں تعاون کیا کریں، کیونکہ قادیان کی بستی میں ایک نبی کی بعثت اس سرزمین کے مقدس اور بلند اقبال ہونے کی دلیل ہے۔

مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی کی تقریر

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی نے "اسلام اور امن عالم" کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام کے تمام کی سب سے بڑی غرض یہ ہے کہ دنیا میں حقیقی امن قائم ہو۔ اور امن اور سلامتی کی بنیادوں پر انسانی سماج کی تعمیر کی جائے۔ دنیا میں بدامنی کے ہزاروں اسباب ہیں۔ مگر ان سب میں سے بڑے اسباب یہ ہیں مذہب، دہریت، سیاست اور اقتصادیات۔

آپ نے مذاہب عالم کے بارہ میں اسلامی نظریہ بتایا کہ دنیا کے تمام مذاہب کی اصل ایک ہے اور تمام مذاہب ہی کسی نہ کسی مقام پر پہنچ کر ایک مرکزی نکتہ یعنی توحید پر متفق ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اگر اہل مذاہب فراخدلی اور رواداری سے کام لیں اور اپنے سے غیر مذاہب کو برا نہ سمجھیں تو اس سے امن عالم کو تقویت ملتی ہے اور یہی اسلام کی تعلیم ہے۔

مولوی صاحب نے اقتصادیات کے ضمن میں مارکسزم کے نظریہ کا بطلان ثابت کیا اور بتایا کہ مارکسی فلسفہ شکم پروری کا نعرہ تو لگاتا ہے مگر اس کے ساتھ ہی وہ انسان کو حیوان۔ آزاد کو غلام بنا کر آدمی کو محض مشین کا ایک پرزہ بنا دینے پر زور دیتا ہے۔ اور انسانی حقوق یعنی حریت ضمیر۔ آزادیٔ تقریر حتیٰ کہ اخلاق اور دین کو بھی چھین لیتا ہے۔ مگر اسلام جہاں ہر شخص کے لئے گھر۔ بیوی۔ کھانے اور کپڑے وغیرہ ضروریات کو حکومت کے ذمہ لگاتا ہے۔ وہاں تمام انسانی حقوق میں ضمیر کو آزادی دیتا ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں بہت سے واقعات بیان کر کے ثابت کیا کہ یہ صرف اسلام کا دعویٰ ہی نہیں بلکہ اسلام نے کامیاب طور پر اس پر عمل بھی کیا ہے۔

مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس کی تقریر

مولوی سمیع اللہ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ مدراس نے "حضرت بانیٔ اسلام کے ارشادات عالیہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ پہلے آپ نے آنحضرت صلعم کی بعثت سے قبل عرب اور اہل عرب کی جہالت کا نقشہ کھینچا۔ اور بتایا کہ اس وقت دنیا ایک تاریکی کے دور میں سے گذر رہی تھی۔ اور کوئی بدی ایسی نہ تھی جو رائج نہ تھی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو بھولی بھٹکی دنیا کی رہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے ساتھ ان تمام برائیوں کو دور کر کے جاہلوں اور وحشیوں کو باخدا انسان بنا دیا۔

فاضل مقرر نے آنحضرت صلعم کی متعدد احادیث میں سے آپؐ کے زریں اقوال سنائے۔ اخلاق فاضلہ۔ عامۃ الناس کی بھلائی۔ انسانی مساوات۔ ہمسایوں اور بیواؤں اور یتیموں کی خبر گیری۔ اپنوں اور غیروں سے حسن سلوک دین کے معاملہ میں عدم جبر وغیرہ کے بارہ میں آنحضرت صلعم کے ارشادات بیان کئے۔ عفو و درگذر کے سلسلہ میں فتح مکہ کا واقعہ نہایت دلنشین پیرایہ میں بیان کیا اور آنحضرت صلعم کے ارشادات کی مختصر تشریح دلآویز طریق سے بیان کی۔

مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ کی تقریر

اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کلکتہ نے "شرک اور اس کے نتائج" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی ایک گھنٹہ کی تقریر میں شرک کا مفہوم اور اس کی اقسام بیان کرنے کے بعد اس کے بدنتائج پر روشنی ڈالی۔ توحید کے بارہ میں آپ نے ہندو دھرم کے شاستروں کے حوالے پیش کر کے بتایا کہ ان میں توحید کا نور پایا جاتا ہے۔

فاضل مقرر نے توحید کی حقیقت کے ثبوت میں دلیل فطرت پیش کی۔ اور اس کا استدلال قرآن کریم کی اس آیت وَاِذَا مَسَّھُمْ ضُرٌّ دَعَانَا لِجَنْبِہٖ سے کیا۔ فرعون کی غرقابی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ کس طرح فرعون کو ڈوبتے وقت خدا پر ایمان لانے کا اقرار کرنا پڑا۔ اور یہ اس کے ضمیر کی آواز تھی۔ اسی طرح گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں فتح یابی حاصل کرنے کے لئے چرچل اور روزویلٹ کا خدا کی طرف رجوع کرنا اور بار بار دعائیں کروانا بھی توحید الٰہی پر دال ہے۔

آپ نے شرک کے نقصانات بیان کرنے کے بعد اُذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ [illegible] کی تلاوت کر کے بتایا کہ جس طرح ایک انسان اپنے آپ کو صرف ایک باپ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اور دو باپوں کی طرف منسوب ہونا اپنی غیرت اور شرافت کے منافی سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تم اسی طرح صرف ایک خدا کو اپنی طرف منسوب کرو۔

آپ نے بتایا کہ بت پرستی اتفاق اور اتحاد کے بھی منافی ہے۔ کیونکہ ہر بت پرست اپنے بت کو دوسرے کے بت پر ترجیح دیتا ہے اور اعلیٰ سمجھتا ہے۔ اور اس سے اختلاف بڑھتا ہے۔ اسی طرح بت جو کہ خود مجبور ہوتے ہیں بلکہ خود انسان کے بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ہی صانع کو کیا فائدہ دے سکتے ہیں۔ ان کے تو اگر ناک کان کاٹ دیئے جائیں تو وہ فریاد تک نہیں کر سکتے چہ جائیکہ وہ اپنے سامنے جھکنے والے فریادی کی کوئی داد رسی کر سکیں۔ اور پھر بت پرستی سے انسان کے اندر بزدلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس موقعہ

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے بامبا آرٹ پرنٹنگ پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

پر آپ نے آنحضرت صلعم کے مقابلہ میں ایک کافر کا واقعہ بیان کیا جو آپ کی نیند کی حالت میں تلوار سونت کر کھڑا ہو گیا تھا اور اس نے آنحضرت سے پوچھا تھا کہ تمہیں میری تلوار سے کون بچا سکتا ہے تو آپ نے فرمایا مجھے خدا بچا سکتا ہے۔ تو یہ سنکر اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی تھی۔ اور پھر جب آپ نے وہی تلوار پکڑ کر اس سے وہی سوال کیا تو وہ تھر تھرا گیا اور منتیں کرنے لگا۔

اسی ضمن میں آپ نے درویشان قادیان کے وجود کو پیش کیا کہ قطعی مخالف حالات میں یہ لوگ محض ایک خدا پر ایمان کامل رکھنے کی وجہ سے قادیان میں ٹھہر گئے تھے۔

مولوی بشیر احمد صاحب کی اس تقریر پر پہلا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس

آج کا دوسرا اجلاس مکرم جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنت کنٹہ کی صدارت میں پونے تین بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت قادیان نے "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے سورۃ "ن" کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں اور سیرت آنحضرت صلعم کے بیان کرنے کی غرض بتائی۔ آپ نے آیہ کریمہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کی تفسیر کرکے بتایا کہ آنحضرت صلعم کی زندگی ہر جہت سے اعلیٰ اور اکمل زندگی ہے۔ آپ اپنی زندگی میں کئی دوروں میں سے گزرے۔ اور ہر دور میں بہترین مثال قائم کی۔ ایک خاوند کی حیثیت سے۔ باپ کی حیثیت سے۔ آقا کی حیثیت سے۔ بادشاہ کی حیثیت سے۔ غرض جس حیثیت میں بھی آپ کو دیکھا جائے۔ آپ کا اسوہ نہایت حسنہ اور قابل تقلید ہے۔

محترم مقرر نے آنحضرت صلعم کی بعثت سے فتح مکہ تک کے چیدہ چیدہ حالات مختصراً بیان کرکے بتایا کہ آپ نے ہر موقعہ پر اخلاق کریمانہ۔ صبر و رضا۔ توکل علی اللہ کا بے مثال نمونہ پیش کیا۔ آپ کے عالی مقام "سراجاً منیراً" کو مختلف پہلوؤں سے واضح کیا۔

اسلام کے متعلق غیر مسلم ودوانوں کے خیالات

مکرم حکیم صاحب کے بعد محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل ہائیکورٹ یادگیر نے "اسلام کے متعلق غیر مسلم ودوانوں کے خیالات" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے متعدد غیر مسلم علماء اور مشاہیر کے اقوال سنائے۔ جن میں انہوں نے آنحضرت صلعم کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

آپ نے بعض حوالے ایسے بھی سنائے جو ابھی تک اس سٹیج سے نہیں سنائے گئے تھے۔ مثلاً لینن وغیرہ کے اقوال یہ حوالے انشاء اللہ بدر کی کسی اشاعت میں شائع کر دیئے جائیں گے۔ ان حوالوں میں کتاب الاسلام صفحہ ۱۴۹ کے حوالہ سے لینن کا یہ قول بھی سنایا کہ دنیا میں اعتدال اسلام کے ذریعہ آئے گا۔ اسی طرح جرمنی کے مشہور شاعر گوئٹے۔ برنارڈ شا اور ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کے حوالجات بھی سنائے

آپ کی تقریر کے بعد جلسہ اگلے روز پر ملتوی ہو گیا۔

تیسرا دن مورخہ ۸؍اکتوبر ۱۹۵۷ء

پہلا اجلاس

آج کا پہلا اجلاس مکرم جناب مولوی محمد ایوب صاحب اے۔ ڈی۔ ایم آف بھاگل پور حال رانچی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

مکرم احمد نور صاحب انڈونیشین کی تقریر

مکرم احمد نور صاحب انڈونیشین نے "انڈونیشیا میں پیغام احمدیت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ انڈونیشیا میں اسلام کا پیغام پہنچنے سے قبل وہاں کے لوگ اجرام پرست اور بت پرست تھے۔ اس کے بعد جب بودھ ازم نے مشرق میں نفوذ حاصل کیا۔ تو مدتوں تک وہاں کے باشندے بھی اس مذہب کے پیرو رہے۔ اس کے بعد ایک ہندوستانی مسلمان عالم جو گجرات کاٹھیاوار سے گئے تھے کے ذریعہ وہاں اسلام پہنچا۔ اس لئے ہم انڈونیشین مسلمان ہندوستان کو عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہمیں ہندوستان کی عزت اس لئے بھی ملحوظ ہے کہ اسلام کی صحیح تعبیر و تفسیر جو موجودہ زمانہ کے مصلح حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ذریعہ ہمیں ملی۔ اس کا منبع بھی قادیان اور ہندوستان ہے۔ لہذا ہم انڈونیشیا میں رہتے ہوئے ہندوستان کو عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ الغرض اس طرح ہمارے ملک کی اکثریت نے اسلام کو قبول کر لیا۔ اور اس وقت بھی گو انڈونیشیا میں کئی مذاہب موجود ہیں مگر ان مذاہب کے پیرو متعصب نہیں ہیں۔ بلکہ ان میں رواداری پائی جاتی ہے۔

انڈونیشیا میں احمدیت اس موضوع پر بولتے ہوئے فاضل انڈونیشین نے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام پڑھا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچا دوں گا۔" اور بتایا کہ اسی پیشگوئی کے مطابق انڈونیشیا میں احمدیت ۱۹۲۵ء میں پہنچا۔ اور اس وقت خدا کے فضل سے وہاں تیس ہزار سے زائد احمدی ہیں۔ اور خدمت مذہب میں مصروف ہیں۔ اور جماعت میں روز بروز ترقی ہو رہی ہے۔

مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل کی تقریر

اس کے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل ایڈیٹر اخبار بدر قادیان نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "میرا مذہب مجھے کیوں پیارا ہے"۔ آپ نے مذہب اسلام کے ساتھ اپنی محبت کی وجوہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام امن کا علمبردار اور اطمینان قلب کا باعث ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا ذریعہ ہے۔ اور میرا مذہب دوسرے مذاہب کی طرح یہ نہیں کہتا کہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا رستہ مسدود ہو چکا ہے بلکہ میرا مذہب اپنی زندگی کی دلیل میں کہتا ہے کہ مجھے پوری طرح اپنا کر آج بھی ہر شخص خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہو سکتا ہے۔ اور آسمان سے طمانیت حاصل کر سکتا ہے

پھر آپ نے بتایا کہ میرا مذہب خدا کو کسی خاص قوم اور ملک کی طرف منسوب نہیں کرتا بلکہ وہ کہتا ہے کہ خدا رب العٰلمین ہے اور اس نے تمام جہانوں اور زمانوں کی ربوبیت کے لئے اپنے انبیاء بھیجے۔ آپ نے اپنے مذہب کے زندہ ہونے کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کو پیش کیا۔ اور بتایا کہ حضور علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر جو عظیم الشان پیشگوئیاں فرمائی تھیں وہ اپنے اپنے وقت پر پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں آپ کی تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

محترم جناب سید اختر احمد صاحب اورینوی کی تقریر

اس کے بعد محترم جناب پروفیسر سید اختر احمد صاحب اورینوی ڈی لٹ پروفیسر و انچارج شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی پٹنہ نے "نجات اور مختلف مذاہب" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ بنی نوع انسان کے لئے نجات اتنی لازمی چیز ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب اور فرق میں اس کا تصور پایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ دہریہ بھی نجات کے متلاشی ہوتے ہیں۔ دنیا کے ہر مذہب اور فرقہ نے نیکی اور بدی کا ایک معیار قائم کیا ہے۔ اور اسی معیار کے تصور سے نجات وابستہ ہے۔ نیکی اور بدی کی قدریں چونکہ ہر زمانہ میں بدلتی رہی ہیں اس لئے نجات کا تصور بھی بدلتا رہا۔ عہد وحشت اور بربریت میں بھی انسان نجات کا متلاشی تھا۔ اور آج بھی ہے۔ مگر نجات کا تصور بدل چکا ہے۔

آپ نے بتایا کہ نجات کا تصور ماحول کے بدلنے کے ساتھ بھی بدلتا رہتا ہے وحشیوں کا تصور صرف بھوک پیاس بجھانا ہوتا ہے۔ علم دوست کی نجات بجز علمی تلاش اور ذرائع علم کا میسر آ جانا ہے۔ اور روحانی انسانوں کی نجات ان کے جذبات روحانیت کی تکمیل ہے۔

آپ نے نجات کے تین مکاتب خیال بیان فرمائے۔

۱۔ عقل کا صحیح استعمال۔

۲۔ افادی کاموں کا کرنا

۳۔ معاشی و اقتصادی فراغت کا حصول اور یہی فلسفہ عقل۔ فلسفہ افادیت اور فلسفہ معاش کہلاتا ہے۔ فاضل مقرر نے ہیگل۔ مارکس اور برگساں کے فلسفہ نجات پر روشنی ڈالی۔ اور ان کے نظریات و تصورات نجات کا فرق اور اختلاف بتایا۔ آپ نے کہا کہ فلسفہ برگساں اول الذکر دو کے تصورات سے کسی قدر ترقی پذیر ہے اور وہ عقل پر اعتماد کلی کا اظہار نہیں کرتا بلکہ وجدان اور الہام کو عقل کا رستہ قرار دیتا ہے۔ اس لئے اس کے نزدیک نجات کے لئے الہام ضروری ہے۔

فرائڈ زیادہ تر نفسیات کا تجزیہ کرتا ہے۔ اس لئے وہ نفسیاتی نقطہ نظر سے نجات کی تلاش کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ عقل مجبور محض ہے اور انسان کے اندر جو شعور کی طاقت ہے۔ وہ عقل کو بیکار کر دیتی ہے اور کہ سلسلہ عقل دیعقل ایک فریب نفس کے سوا کچھ نہیں۔

آپ نے ہاتھی کے جسم اور تجسیم کے بارہ میں چند اندھوں کے تاثرات کی مثال پیش کرکے بتایا کہ ان تمام نظریات میں جزوی صداقتیں پائی جاتی ہیں۔ اور یہ صداقت سب میں مشترک ہے کہ "نجات" ایک ضروری شے ہے۔

اس کے بعد آپ نے اسلامی تصور نجات پیش فرمایا۔ کہ یہ تصور کامل اور ہمہ جہتی ہے۔ آپ نے یہ لطیف نکتہ بیان فرمایا کہ انسان کے جذبہ عقل و فکر اور صدیوں کے مذہبی سفر نے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کو حاصل کیا۔ اور آپ نے نجات کا ایسا کامل تصور پیش فرمایا جس سے عقل و فکر اور مذہب و خدا پرستی ہر دو کی تشنگی بجھ سکتی ہے اس سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ آجکل کے عام مسلمانوں کا ختم نبوت کے بارہ میں نظریہ جامد اور غیر متحرک ہے اور یہ صحیح ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق کے بغیر اب مسلمان کہلانا مشکل ہے۔ کیونکہ آپ نے الہام کے دروازہ کو کھلا قرار دے کر بنی نوع انسان کو نجات کے دروازہ پر لا کھڑا کیا ہے۔ اور اس دروازے کو ہم فیضان نبوت اور برکات الہام سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں۔

فرائڈ کے نظریہ لاشعور کی (باقی صفحہ ۹ پر)

ہمارا فرض ہے کہ ہم اسلام کی خاطر قربانی و ایثار اور فدائیت کا وہی نمونہ دکھائیں جو صحابہ کرام نے دکھایا

دنیا کے چپہ چپہ پر مسجد بنا کر خدائے واحد کا نام بلند کرنا ہمارا کام ہے اور یہ ہم کو ہی انجام دینا ہے

ربوہ میں خدام الاحمدیہ کے سترھویں سالانہ اجتماع سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا خطاب

ربوہ ۱۴ر اکتوبر۔ خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع جو ۱۱ر اکتوبر سے شروع ہوا تھا۔ کل مورخہ ۱۳ر اکتوبر کو ۴ بجے سہ پہر کے بعد کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ اس میں ایک سو چودہ مجالس کے ۱۴۴۷ خدام و اطفال نے شرکت کی۔ اس طرح اجتماع میں گذشتہ سال کی نسبت قریباً دو صد خدام و اطفال زیادہ شریک ہوئے۔ کیونکہ ۱۹۵۶ء کے اجتماع میں مجموعی طور پر ۱۲۵۶ خدام و اطفال شریک ہوئے تھے۔

مقام اجتماع میں حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری

۱۱ر اکتوبر کو حضور ایدہ اللہ ناسازئ طبع اور غیر معمولی گرمی کے باعث اجتماع کے افتتاح کے موقعہ پر تشریف نہیں لا سکے تھے۔ خدام کو اپنی اس محرومی کا بہت احساس تھا۔ حضور نے از راہ شفقت اجتماع کے آخری روز یعنی ۱۳ر اکتوبر کو تشریف لا کر خدام سے خطاب کرنا منظور فرمایا۔ چنانچہ اس روز حضور صبح ساڑھے آٹھ بجے قصر خلافت سے موٹر کار کے ذریعے مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ کرسیٔ صدارت پر حضور کے رونق افروز ہونے کے بعد جناب محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعدہٗ حضور نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے ایک نہایت روح پرور تقریر ارشاد فرمائی۔ جو قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ اور جسے خدام نے کمال درجہ محویت کے عالم میں سنا۔ ان کے پر جوش نعروں سے فضا بار بار گونج اٹھتی تھی۔ حضور کے اس روح پرور اور ولولہ انگیز خطاب کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

زمین و آسمان کا فرق

تشہد اور تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ النّٰزعٰت کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں۔ اور پھر فرمایا۔ میں نے سورۃ النزعات کی جو آیات ابھی پڑھی ہیں۔ ان میں مومنوں کے فرائض بیان کئے گئے ہیں۔ یوں تو منہ سے ہر کوئی اپنے آپ کو مومن کہتا ہے۔ لیکن محض منہ سے اپنے آپ کو مومن کہنا کوئی مشکل نہیں کہنے کو تو مسیلمہ کذاب نے بھی اپنے آپ کو نبی کہا تھا۔ اسی طرح اسود عنسی نے بھی اپنے آپ کو نبی کہا تھا۔ لیکن کجا ان لوگوں کا اپنے آپ کو نبی کہنا اور کجا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میں نبی ہوں۔ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جب ان لوگوں نے اپنے آپ کو نبی کہا تو اتنی حرکت بھی پیدا نہیں ہوئی جتنی پانی میں ایک کنکری ڈالنے سے ہوتی ہے۔ لیکن جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا اور نازعات والی قومیں آپ کے ساتھ آ شامل ہوئیں۔ تو یہ زمین ہل کر رہ گئی۔ پہلے بدر کی جنگ ہوئی پھر احد کی جنگ ہوئی۔ پھر صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا۔ بالآخر مکہ فتح ہوا۔ اور درمیان میں کئی جنگیں ہوئیں۔ الغرض ایک تہلکہ سا مچ گیا۔ اس وقت یہ زمین ہلی ہی نہیں بلکہ پھٹ بھی گئی۔ اور ایک طرح سے کانپ اٹھی۔

جماعت احمدیہ کی ذمہ واری

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ یہ زمانہ بھی ایسا ہی زمانہ ہے۔ خدا تعالےٰ پھر اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے سامان کر رہا ہے۔ اور اس نے اسلام کی خدمت احمدیوں کے سپرد کی ہے۔ یہ جو قرآن میں آتا ہے کہ جب بار امانت زمین و آسمان کے سپرد کیا گیا۔ تو انہوں نے بڑی گھبراہٹ کا اظہار کیا۔ وہی امانت اس وقت آپ لوگوں کے سپرد کی گئی ہے۔ جس طرح اس زمانے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والا شخص بروز محمدؐ کہلایا ہے۔ اسی طرح صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنے والے یعنی آپ لوگ صحابہ کے بروز کہلاتے ہیں۔ آپ لوگوں پر جو بوجھ ڈالا گیا ہے۔ بظاہر حالات اس کو اٹھانا آپ کی طاقت سے بالا ہے۔ البتہ خدا کی مدد اور اس کی نصرت شامل حال ہو۔ تو پھر اس بوجھ کو اٹھانا مشکل نہیں ہے۔ تاہم اس بوجھ کے مقابلے میں آپ لوگوں کی ظاہری بساط کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ خطرہ آپ لوگوں کے ساتھ بھی ہے کہ کہیں آپ لوگ تبلیغ اسلام کا بوجھ کچھ عرصہ اٹھانے کے بعد ہمت نہ ہار دیں۔ اور اس کام کو چھوڑ بیٹھیں آج تو آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے کہتے ہیں کہ آج دنیا کے مختلف ممالک میں ہم تبلیغ کر رہے ہیں اور مساجد تعمیر کرنے کی ہمیں توفیق مل رہی ہے۔ لیکن اگر خدانخواستہ آپ سست ہو گئے۔ اور آپ نے کہنا شروع کر دیا کہ ہم ہی یہ کام کرنے کے لئے رہ گئے ہیں۔ تو یہ نہایت خطرناک بات ہوگی مساجد نہ بنانا اور مسجدوں کو پڑھنے دینا۔ ایسی بڑی آفت ہے کہ جسے آپ لوگ برداشت نہیں کر سکتے۔ ساری دنیا کے لوگ آپ پر ملامت کریں گے۔ مشرق و مغرب کے وہ لوگ جو آج یہ کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ احمدیوں پر اپنی رحمت نازل کرے۔ انہوں نے ہمیں مساجد بنا کر دیں۔ اور ہمیں اسلام کے نور سے منور کیا۔ پھر وہ کہیں گے۔ خدا احمدیوں کو غارت کرے کہ انہوں نے ہمیں روشنی تو دکھائی۔ لیکن ایک دفعہ روشنی دکھانے کے بعد پھر اندھیرا کر دیا۔ روشنی کے بعد اندھیرا اور بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔ وہ کہیں گے احمدیوں نے ہمیں اور زیادہ مصیبت میں ڈال دیا ہے پس آپ لوگوں کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ آپ کسی وقت بھی ہمت نہ ہاریں بلکہ اپنے منصب کو سمجھیں کہ خدا تعالےٰ نے اس زمانے میں آپ لوگوں کو اس کام کے لئے چنا ہے۔ اور آپ کو ہی یہ کام سرانجام دینا ہے۔ آپ لوگ اپنی ذمہ واری کو سمجھیں دعاؤں میں لگے رہیں۔ اور خواہ آپ کو کتنی بھی محنت کرنی پڑے۔ اور کتنی بھی تکلیف اٹھانی پڑے آپ اس سے جی نہ چرائیں بلکہ اس میں راحت محسوس کریں۔ اور یوں سمجھیں کہ خدمت اسلام کے لئے تکلیفیں اٹھانا اور مصیبتیں جھیلنا آپ کے لئے فخر کا موجب ہے اگر یہ بات آپ لوگوں نے اپنے اندر پیدا کر لی تو آپ کو قیامت تک خدمت اسلام کی توفیق ملتی چلی جائے گی۔

صحابہ کرامؓ کی بے مثال قربانیاں

اس ضمن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی مثال دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے ان کی مثال قربانیوں اور جاں نثاری و فداکاری کے نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرماتے ہوئے یاد دلایا کہ صحابہ کرام نے مہیب سے مہیب خطرہ کا دلیری سے مقابلہ کیا۔ اور اس راہ میں انہیں جو دکھ بھی پہنچا۔ اور جو مصیبت بھی جھیلنی پڑی اسے انہوں نے ایک انعام سمجھا اور اس پر ہمیشہ فخر کیا کوئی دکھ ایسا نہ تھا جسے انہوں نے دکھ سمجھا ہو۔ اور کوئی مصیبت ایسی نہ تھی جسے انہوں نے مصیبت سمجھا ہو۔ جتنی زیادہ مصیبتیں اور تکلیفیں انہیں جھیلنی پڑتی تھیں۔ وہ اتنا ہی زیادہ یہ سمجھتے تھے۔ کہ ان کا اعزاز بڑھ رہا ہے۔ وہ ان مصائب میں بھی خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ جب بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خطرہ پیش آیا انہوں نے ہنسی خوشی اپنی جانیں تک نچھاور کر دیں۔

حضور نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا پس آپ لوگوں کو بھی جب دین کی راہ میں مشکلات پیش آئیں اور مصیبتیں جھیلنی پڑیں تو اس کا نتیجہ یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ آپ لوگ ہمت ہار کر بیٹھ جائیں۔ بلکہ اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ آپ لوگ ان مشکلات اور مصائب کو خدا تعالےٰ کا انعام سمجھتے ہوئے اور بھی زیادہ جوش اور بھی زیادہ اخلاص کے ساتھ اپنے فرائض کی ادائیگی میں لگ جائیں۔ والنّٰزعٰت غرقًا میں یہی بتایا گیا ہے۔ کہ جب مشکلات آتی ہیں تو مومن اپنے کام میں اور بھی زیادہ محو ہو جاتا ہے۔ اور اس کے استغراق کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اسے دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہیں رہتی پس اپنے اندر اخلاص پیدا کرو سچائی کے جوش کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ اور جو ذمہ واری تم پر ڈالی گئی ہے۔ اس کو ادا کرنے میں اپنا تن من دھن سب کچھ لگا دو۔ اگر تمہاری ان کوششوں اور اخلاص کے نتیجہ میں کم سے کم ہم میں سے ہر ایک کو اسلام کا قریب آنیوالا غلبہ دکھائی دینے لگ جائے۔ تو پھر ہم کسی قدر اطمینان کا سانس لے سکتے ہیں کہ جو ذمہ واری ہم پر ڈالی جا سکتی ہے اسے ہم نبھانے کے قابل ہو گئے ہیں۔ اور ہم اس وقت تک اسے نبھاتے جائیں گے جب تک کہ یہ ذمہ واری باحسن وجوہ پوری نہ ہو جائے۔

مساجد کی تعمیر اور ان کی اہمیت

حضور ایدہ اللہ نے خطاب کے آخر میں یورپ امریکہ اور دنیا کے دوسرے علاقوں میں مساجد کی تعمیر اور اس کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ابھی تو ہم نے یورپ میں صرف تین مسجدیں بنائی ہیں۔ لیکن یورپ میں اسلام کو غالب کر دکھانے کے لئے یہ تین مسجدیں کافی نہیں ہو سکتیں۔ کہ ہم ان کی تعمیر کے بعد مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جلد سے جلد یورپ کے بعض بڑے بڑے شہروں میں کچھ نہیں دس مسجدیں تو اور بن جائیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ دس مسجدیں اور تعمیر کرنے کے بعد ہمارا کام پورا ہو جائے گا۔ دس کے بعد ہمیں انہیں پچاس کرنا ہوگا۔ اور پچاس کے بعد پانچ ہزار اور اسی طرح ان کی تعداد بڑھتی ہی جائے گی۔ حضور نے پر جوش لہجے میں حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

تم ایسے آدمی کے ساتھ مل رہے ہو جسے خدا نے ساری دنیا میں مسجدیں بنانے کے لئے مقرر کیا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ اگر ہم سر دست

پچاس مسجدیں بھی بنائیں۔ تو اس کے لئے ہمیں ایک کروڑ روپے کی ضرورت ہوگی۔ یہ بہت بڑی رقم ہے۔ اور بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم یہ رقم فراہم نہیں کر سکتے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اگر کسی تکلیف کو بھی تکلیف نہ سمجھیں اور والنزعات غرقا کے تحت پورے جوش اور اخلاص کے ساتھ کام کریں۔ اور دن رات اسی میں محو رہیں۔ تو پھر اتنی رقم کا فراہم ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اس طرح پانچ سال میں اڑھائی ہزار مسجدیں بن سکتی ہیں۔ اگر یورپ میں اڑھائی ہزار مسجدیں بن جائیں تو یورپ کے آخری کناروں تک نعرہ ہائے تکبیر کی صدائیں بلند ہو سکتی ہیں۔ اس طرح ایک مسجد کی اذان دوسری مسجد تک پہنچ جائے گی۔ اور بیک وقت سارا یورپ اللہ اکبر کی آوازوں سے گونج اُٹھے گا جس دن ایسا ہو گیا۔ اس روز عیسائیت جان لے گی کہ اسلام غالب آگیا۔ تثلیث کا عقیدہ رکھنے والوں کا زور ٹوٹ جائے گا۔ اور وہ اسلام کی بڑھتی ہوئی یلغار کے آگے ہتھیار ڈال دیں گے۔ یورپ کی طرح امریکہ میں بھی مسجدیں تعمیر ہوں گی۔ اور وہاں کا گوشہ گوشہ بھی اللہ اکبر کی آوازوں سے گونج اُٹھے گا۔ اس وقت عیسائیت کے دل کانپ جائیں گے۔ اور وہ لوگ سمجھ جائیں گے۔ کہ اسلام کا نور اب ساری دنیا میں پھیلے بغیر نہ رہیگا۔

حضور نے فرمایا۔ پہلے سلطنت برطانیہ کے متعلق کہا جاتا تھا۔ کہ اس پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اب جماعت احمدیہ بھی خدا کے فضل سے مشرق و مغرب کے دور و دراز علاقوں میں پھیل رہی ہے۔ اور اب اسکے متعلق بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہ ہوتا۔ لیکن ہم یہی نہیں چاہتے کہ جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہ ہو۔ بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہماری اذان پر بھی سورج غروب نہ ہو۔ دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مسجدیں قائم ہوتی چلی جائیں۔ اور ان سے اذان کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ اور دنیا کے جس حصہ پر بھی سورج طلوع ہو وہ یہی دیکھے کہ خدائے واحد کا نام بلند ہو رہا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ میں چاہتا ہوں کہ دنیا کے چپہ چپہ پر مسجد بن جائے اور دنیا جس میں عرصہ دراز سے تثلیث کی پکار بلند ہو رہی ہے۔ خدائے واحد کے نام سے گونجنے لگے۔ یہ جبھی ہو سکتا ہے کہ تم دعاؤں میں لگے رہو۔ اور سچے جوش اور سچے اخلاص کے ساتھ دیوانہ وار اپنے فرائض ادا کرو اور اس کام میں اتنے محو ہو جاؤ۔ اور اس میں ایسا شغف پیدا کرو کہ بجز اپنے مفوضہ کام کے تمہیں اور کسی بات سے سروکار نہ ہو۔ اور اس کے حصول کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دو۔ اگر تم ایسا کر دکھاؤ۔ تو پھر وہ دن دور نہیں ہے۔ کہ جب عیسائیت اپنی صف لپیٹنے پر مجبور ہو جائے گی اور اس کے لئے اس کے سوا چارہ نہ رہے گا کہ وہ دنیا میں اسلام کے غلبہ اور اس کی حکومت کو تسلیم کرلے۔

حضور نے جب اپنے اس روح پرور اور ولولہ انگیز خطاب کو ختم کیا۔ تو مقام اجتماع کی تمام فضا پر جوش اسلامی نعروں سے ایک بار پھر گونج اُٹھی۔ حضور نے نصف گھنٹہ کے قریب تقریر کھڑے ہو کر اور باقی کرسی پر بیٹھ کر ارشاد فرمائی۔

مرمت مقامات مقدسہ قادیان

کے لئے

مخلصین احباب اور جماعتیں خاص توجہ فرمائیں!

گذشتہ چند سالوں سے جو متواتر سیلاب آرہے ہیں۔ ان کے باعث قادیان کے احمدی ابریا اور مقامات مقدسہ کی عمارتوں کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ جن کی مرمت فوری توجہ کی محتاج ہے گذشتہ سالوں میں مرمت کے کاموں پر قریباً ۴۵۰۰/- روپے کے اخراجات کئے جا چکے ہیں! اور بقیہ کاموں کے اخراجات کا کم از کم اندازہ ۲۵۰۰۰/- روپے ہے جس کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے عام بجٹ میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن مقامات مقدسہ کی مرمتوں کے کام پر اگر اس وجہ سے بروقت توجہ نہیں دی جا سکی۔ کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ تو ان عمارتوں کو مزید نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ اور پھر ہمیں مرمتوں پر بہت زیادہ اخراجات کرنے پڑینگے۔

پس ان حالات میں جبکہ مرمت مقامات مقدسہ کے اخراجات ضروری اور لابدی ہیں۔ اور ان کی طرف سے غفلت ہمیں اللہ تعالےٰ کے نزدیک قابل مواخذہ بناتی ہے۔ تو ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کے صاحب استطاعت اور مخیر احباب اس ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔ اس تحریک میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کا آپ کو ہمیشہ ثواب پہنچتا رہے گا۔ اور قربانی اور اخلاص کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ آپ کو اور آپ کی اولاد کو اپنے فضل و کرم سے نوازے گا۔

ذیل میں مقامات مقدسہ کی بعض خاص خاص مرمتوں کے اخراجات کا اندازہ درج کیا جاتا ہے۔ تاکہ جو احباب یا جماعتیں کسی ایک حصہ کام کو اپنی طرف سے کروانا چاہیں۔ وہ اس رنگ میں بھی حصہ لے سکیں۔

فرش و دیوار مسجد مبارک	۱۰۰۰/-	مرمت چھت و دیوار ملحقہ مسجد مبارک لیٹرین	۱۰۰۰/-
بھروائی کنواں مسجد اقصےٰ و درستی فرش	۱۵۰۰/-	بنانگہ مسجد اقصےٰ . . Under Planning	۵۰۰
مرمت رہائشی کمرہ جات دار المسیح چار کمرے	۱۵۰۰/-	تیمی عمدہ کوارٹرز ملحقہ بہشتی مقبرہ	۶۰۰/-
دیوار شمالی بڑا باغ ملحقہ بہشتی مقبرہ	۷۰۰/-	پختہ تعمیر کمرہ جات مدرسہ احمدیہ	۵۰۰/-

دیوار بڑا باغ کی مرمت کے لئے پیشتر ازیں ۲۵۰۰/- روپے جمع ہیں اور ۴۵۰۰/- روپے مزید درکار ہیں۔ اس تعلق میں پہلے یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ جو دوست تعمیر دیوار بڑا باغ میں ۱۰۰/- روپیہ فی کس یا اس سے زائد رقم بھجوائیں گے۔ ان کے اسماء بغرض یادگار و تحریک دعا دیوار پر لکھے جائینگے۔

امید ہے کہ آپ مرمت مقامات مقدسہ کی ضرورت اور اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے جماعت کے ہر فرد کو اس تحریک میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔ اور جماعت کے وعدوں اور وصولی کی فہرست سے نظارت ہذا کو جلد از جلد اطلاع دیں گے۔ تاکہ اس تحریک میں شامل ہونے والے احباب کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کئے جا سکیں۔ اور اخبار بدر میں بغرض دعا شائع ہو سکیں:

اللہ تعالےٰ مخلصین جماعت کو زیادہ سے زیادہ اس تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر بیت المال قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دعا کی ماہیت

استجابت دعا کا مسئلہ درحقیقت دعا کے مسئلہ کی ایک فرع ہے . . . . . . اور دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق مجاذبہ ہے یعنی پہلے خدا تعالےٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالےٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالےٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے۔ اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے۔ پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اسکے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جلشانہٗ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں مثلاً اگر بارش کیلئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں اور اگر

پس قحط کے لئے جب دعا ہوتی ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے . . . . . . یعنی باذنہ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے۔ (برکات الدعا حاشیہ طبع اول) (مرسلہ جناب منظور علی صاحب برد پور بھاگلپور)

جلسہ تعزیت

مسکا (یو۔پی) ۱۴ اکتوبر بعد نماز جمعہ برادرم سلطان احمد خان صاحب نے اخبار بدر سے مولوی محمد احمد صاحب شہید کا واقعہ شہادت پڑھ کر احباب جماعت کو سنایا۔ بعد ازاں تمام جماعت کی طرف سے حسب ذیل قرار داد تعزیت پاس کی گئی:۔

ہم جملہ احمدیان مسکا برادرم مولوی محمد احمد صاحب کی شہادت پر رنج اور ملال کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ شہید مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ ہم سب شہید مرحوم کے پسماندگان و متعلقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے اس صدمہ میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو صبر و رضا کی توفیق بخشے۔ اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(خاکسار منظور احمد مبلغ سلسلہ مؤل مسکا یو۔پی)

اسلام کا نظریہ سیاست

بہترین و کامیاب حقیقی نظام

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیان

(۲)

خلافت و حکومت ظاہری کا تعلق

اسلام کی عظیم الشان انتھلدٹی اس کا خلیفہ ہے۔ اس کا حاکم وقت ہونا ضروری نہیں۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک خلیفۂ وقت کے لئے حکومت ظاہری لازمی و ضروری چیز نہیں۔ نہ ہی جماعت کے خلفاء ظاہری بادشاہ و حاکم ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خلفاء راشدین جلالی رنگ کی وجہ سے علاوہ دینی بادشاہ ہونے کے ظاہری و دنیوی بادشاہت بھی اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ لیکن مسیح موعود اور آپؑ کے بعد آنے والے خلفاء اپنے اندر جمالی رنگ رکھتے ہیں۔ ان کی خلافت بھی جمالی رنگ کی خلافت ہے۔ حضرت مسیح ناصری کی طرح ظاہری بادشاہت کے حامل نہیں

خلافت کے ساتھ حکومت لازم نہیں

دراصل خلفاء راشدین کے بعد بادشاہت اور خلافت ایک دوسرے سے بالکل الگ الگ ہو گئی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ خلافت راشدہ صرف تیس سال تک رہے گی۔ اس ارشاد میں اس امر کی طرف اشارہ تھا۔ کہ آئندہ بادشاہت کے ساتھ خلافت نہ رہے گی بعد میں ہونے والے بادشاہ باوجود اس کے کہ وہ صرف دنیوی بادشاہ تھے۔ محض عام رنگ میں خلفاء کہلاتے رہے۔ وہ حقیقتاً خلفاء نہ تھے۔ وہ حکومت و شہنشاہیت جسے اسلام ملنے کاری ضرب لگا کر مٹایا تھا کے علمبردار تھے۔ خلافت روحانی کو اللہ تعالیٰ نے ان سے الگ کر کے مجدد دین کی طرف منتقل کر دیا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود اور ان کے بعد آنے والے خلفاء بھی بادشاہ نہیں۔

جب وقت آئے گا اور سلاطین احمدیت میں داخل ہوں گے۔ تو خلافتی نظام ان میں صرف لیگ آف نیشنز کا کام ہی سر انجام دے گا اور ملکی تعلقات کی درستی و اصلاح ممالک کے نمائندوں کے ذریعہ سے سر انجام دے گا۔ سیاست و ریاست ان کا مقصود نہ ہوگا۔ وہ زیادہ تر اپنی توجہات مذہبی۔ روحانی اخلاقی اور دیگر تمدنی۔ علمی و اصلاحی و ترقیاتی پروگرام ہی کی طرف دے گا۔ تا ایسا نہ ہو کہ سیاسیات میں الجھنے کی وجہ سے پہلے زمانوں کی طرح اسکی توجہات ان نظاموں کی طرف سے ہٹ جائیں اور ان کاموں کو جن کے لئے ترقی حاصل ہونے کے الٹا نقصان پہنچے۔

جو حاکم موروثی طور پر حکومت پر قبضہ کئے ہوئے ہوں گے ان کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ انصاف کی خاطر ان موروثی حقوق سے دستبردار ہو جائیں اور معاملات کو رعایا و رائے عامہ کے سپرد کر دیں۔

حکومت کے لئے تفصیلی احکام و تعلیم اور اسکی ذمہ داریاں و فرائض

اسلام کی یہ منشاء ہے کہ وہ تمام ان افراد کے لئے جاننے طور پر سامان معیشت مہیا نہ کر سکتے ہیں۔ خوراک۔ لباس اور مکان مہیا کرے اور ان کی ادنیٰ سے ادنیٰ ضروریات کو پورا کرے۔ کیونکہ ان چیزوں کے بغیر اخلاقی جسمانی و تمدنی زندگی محال ہے حکومت کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ ان ضروریات کو پورا کرے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور و معروف واقعہ اس پر شاہد ہے۔ آپؓ نے رات کو گشت کرتے ہوئے بعد تحقیق بعض بھوکے بچوں کو بیت المال سے خود اپنی پیٹھ پر سامان لے جا کر اور کھانا تیار کر کے کھلایا۔ آپ کا یہ شاندار کارنامہ حاکم اسلامی کی ذمہ داری کے احساس کی۔ بے نظیر مثال ہے۔ جو نہایت ہی موثر اور کاشف حقیقت ہے۔

(۲) اسلامی حکومت میں خبر رسانی کیلئے ; مردم شماری کا انتظام

اس کے ماتحت پیدائش اور اموات کے رجسٹر رکھے جانے لازمی ہیں۔ [illegible] کا مقصد پبلک کو [illegible] فوائد [illegible] نہیں بلکہ حکومت کے [illegible] کے لئے خالی کرنا ہے۔ ان کو وہاں سے وظائف دیئے جاتے ہیں۔ لیکن اسلام بلا ضرورت سوال کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ اس سے سختی سے روکتا ہے۔ اس لئے اس کے نتیجہ میں کاہلی و سستی اور حرص پیدا نہیں ہو سکتی۔ غیر محتاج سوالیوں اور بیکاروں کے لئے کام مہیا کیا جاتا ہے

۳۔ حکومت اسلامی کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ملک میں عدل و انصاف کو قائم کرے حقوق کی حفاظت کرے۔ [illegible] عدالت کا انتظام کرے۔ اسلام قضائی فیصلوں میں ہر قسم کی رو رعایت سے منع کیا اور رشوت کو حرام قرار دیا ہے۔ سفارش اس کے ہاں نہیں چل سکتی۔ اسلام نے فیصلہ کا مدار و مدار ثبوت و شہادات پر رکھا ہے۔ مدعی کا فرض ہے کہ وہ اپنا حق ثابت کرنے کے لئے ثبوت اور دلیل پیش کرے ورنہ مدعا علیہ کو قسم اٹھانی پڑتی ہے۔

گواہی و شہادت کے لئے ثقہ معتبر۔ عادل ہونے کی شرط رکھی گئی ہے جھوٹے اوباشوں وغیرہ کی شہادت رد کی جاتی ہے۔

ججوں و قاضیوں اور فیصلہ کرنے والوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ لائق ہوں اور کام کی اہلیت رکھتے ہوں۔

فیصلہ غلط ہو یا صحیح ہر حال میں اس کا قبول کرنا لازمی ہے۔ اس سے انکار یا چون و چرا یا مسلک کا طریق اختیار کرنا اسے مسلم شہریت سے محروم کر دیتا ہے اور اسے نظام کا باغی قرار دیتا ہے۔ حکومت کا یہ فرض ہے کہ کمزوروں کی حفاظت کے لئے دارالافتاء اور معتبر قانون دانوں کا انتظام کرے جو ان کے معاملات میں حتی الوسع انکی صحیح راہنمائی کریں۔

(۴) حفظان صحت اور پبلک جگہوں و راستوں کی صفائی اور ان سے مضر اشیاء کوڑا وغیرہ کے متعلق بھی اسلام نے اعلیٰ تعلیم دی ہے۔ اور اسے اپنے ابتدائی احکام میں بھی محفوظ رکھا ہے۔ الرجز فاہجر کا حکم دے کر تمام گندگی و غلاظت کو دور کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ تمام صفائی۔ اور آوارہ کتوں اور مضر جانوروں کے ازالہ کا بھی حکم دیا ہے۔

(۵) یعلمھم الکتاب والحکمة

میں اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ ملک میں تعلیم کا خاطر خواہ انتظام ہونا چاہئے۔ اس میں ضروری امور اور انکی حکمت کو مدنظر رکھا جائے۔ اس میں متفرق علوم مثلاً علم ہیئت۔ نباتات۔ حیوانات۔ اخلاق تاریخ طب وغیرہ کی تعلیم کے انتظام کی طرف اشارہ کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم کے حصول کے لئے خاص طور پر تاکید فرمائی ہے اور فرمایا ہے۔ کہ طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة (ابن ماجہ) چنانچہ آپ نے مدینہ میں جنگ بدر میں آنے والے قیدیوں سے ان کی آزادی کے لئے یہ معاہدہ کیا تھا کہ وہ مدینہ کے بچوں کو تعلیم دیں آجکل تعلیم بالغان پر زور اسی امر کی اہمیت کو واضح کر رہا ہے۔

(۶) اندرونی امن کا قیام۔ فتنہ و فساد سے حفاظت کرنا [illegible] حکومت کا فرض ہے۔ اسلام فساد و ظلم کی طرف سے غافل رہنے والے حاکم کو مجرم قرار دیتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ ملک کے طول و عرض میں ایسا امن قائم کیا جائے کہ کمزور لوگ اور بے کس عورتیں بلا خوف و خطر نہایت اطمینان سے سفر کر سکیں۔

(۷) حکومت اسلامی کی یہ بھی ڈیوٹی ہے کہ وہ ملک کی خوراک کا بہتر انتظام کرنے کے لئے غلہ کا سٹاک رکھے۔ اور وقت پر اس کے حصول کے لئے سہولتیں بہم پہنچائے۔ اس نے یہ بھی ہدایت دی ہے کہ غلہ کی کمی کے وقت اس پر کنٹرول کیا جائے۔ خوراک کے پرمٹ اور پرچیاں جاری کی جائیں۔ اور لوگوں کو سرکاری سٹوروں سے سستے داموں غلہ مہیا کیا جائے۔

اسی طرح پبلک کو بلا ضرورت غلہ سٹور نہ کرنے دیا جائے۔ اور اسے احتکار سے روکا جائے۔

(۸) راستوں کی درستی کا ہر وقت خیال رکھا جائے اماطة الاذی عن الطریق کو ملحوظ رکھا جائے۔ راستے حسب ضرورت چوڑے رکھے جائیں۔ تاکہ کثرت آمد و رفت کے وقت کسی قسم کی دقت اور تکلیف اور رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

(۹) ملک کی اخلاقی نگرانی کی جائے۔ اور اعلیٰ تربیت کے ذریعہ سے اسے بہتر سے بہتر بنایا جائے۔

(۱۰) عوام کو بلند کیا جائے۔ ان کی ہر قسم کی ترقی مدنظر رہے۔ اور اس بارہ میں جملہ ضروریات کا لحاظ رکھا جائے چنانچہ یزکیہم میں تزکیہ کے لفظ میں اسی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔ مثلاً علوم جدیدہ کو ان میں رائج کیا جائے۔ تحقیق اور ریسرچ کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا جائے۔ نئے پیدا ہونے والے امور کو شریعت اور قرآنی ہدایات کے دائرہ اور اسکی روشنی میں حل کیا جائے۔ اور اس طرح انکی دماغی ترقی کا ہر طرح خیال رکھا جائے۔

رعایا کے فرائض

رعایا کے لئے یہ فرائض ہیں کہ وہ ہر حال میں حکومت کی خیر خواہ رہے۔ اس سے پورا پورا تعاون کرے۔ اس کے احکام کی تعمیل کرے اور اطاعت میں چون و چرا نہ کرے خواہ اس کے احکام اس کے منشاء اور مرضی کے خلاف ہی کیوں نہ ہوں۔ ہر حال اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم پر عمل کرتے ہوئے اپنی رائے [illegible] کے فیصلہ کو [illegible] ہر قسم کی بغاوت اور سرکشی اور حکومت کے خلاف بدامنی کی صورتوں سے مجتنب رہے۔ اگر حکومت و رعایا کے تعلقات اچھے نہ ہوں۔ تو رعایا کو حکم ہے۔ کہ وہ اطاعت و تعاون کے [illegible] نہیں تو بغاوت نہ کرے بلکہ اس حکومت کو چھوڑ دے۔

اسلامی حکومت میں بسنے والے غیر مسلموں کے متعلق اسلامی تعلیم

مسلم حکومت میں رہنے والے غیر مسلموں

کے لئے ضمیر و مذہب کی پوری آزادی ہے ان کے جان۔ مال اور عزت کی حفاظت کی ذمہ داری حکومت پر ہے۔ اگر وہ کسی وقت ملک کے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لینا پسند کریں تو بہتر ورنہ جنگ میں شمولیت کی ذمہ داری سے انہیں سبکدوش کر دیا گیا ہے۔ ان کی خلاف مرضی انہیں اپنے ساتھ جنگ میں گھسیٹا نہیں جا سکتا۔ ان سے مذہبی رواداری کا برتاؤ کرنے کا حکم ہے۔

مذہب کے لئے کسی قوم و ملک سے جنگ جائز نہیں۔ اشاعت اسلام جبر سے نہیں ہو سکتی لا اکراہ فی الدین قرآنی قانون کا اصولی حکم ہے۔ یہ بھی حکم ہے کہ جنگ کے لئے کبھی پہل نہ کی جائے۔ اگر کوئی دوسری قوم مسلمانوں سے جنگ کرنے میں ابتدا کرے تو مسلمانوں کو دفاع کی اجازت ہے۔ اور صرف اسی وقت تک جنگ کے جاری رکھنے کی اجازت ہے جب تک وہ جنگ جاری رکھے۔ اگر وہ اسے بند کر دے تو مسلمانوں کو بھی جنگ بند کر دینے کا حکم ہے۔ اگر وہ صلح کی خواہاں ہو تو مسلمانوں کا خواہ کس قدر نقصان ہو چکا ہو ان کو صلح کرنی لازم ہے۔ اسلام نے بتایا ہے کہ الصلح خیر۔ صلح ہی میں خیر و بہتری ہے اسلام نے باوجود دشمن کی طرف سے ابتدا ہونے کے جنگ میں زیادتی سے منع کیا ہے۔

(۲) امور خارجہ

مسلم حکومت اور دیگر حکومتوں کے باہمی تعلقات کے متعلق تعلیم

اسلام نے بین الاقوامی تعلقات کے متعلق یہ نظریہ قائم کیا ہے کہ ملکی حکومتوں کی جگہ ایک ہی حکومت ہو۔ تاکہ لڑائی جھگڑوں کا خاتمہ ہو جائے۔

اسلام ممالک کو اندرونی طور پر اس قدر آزادی دیتا ہے جس سے وہ اسلامی سیاست کے ماتحت آسانی سے اپنے قومی اغراض و مقاصد و خصوصیات پوری کر سکیں۔ اور وہ سب ایک کل کا جزو بن جاویں۔ وہ اس کے لئے جد و جہد کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ اسے رائے عامہ اور ارادہ پر چھوڑتا ہے۔

وہ حکومتوں کو مجبور نہیں کرتا۔ بلکہ انہیں بھی آزادی دیتا ہے۔ اسلام اس امر کی اجازت دیتا ہے کہ جب تک دنیا میں یہ روح پیدا نہ ہو جائے۔ کہ حکومتیں مقامی امور کو اپنی مرضی و خوشی سے طے کر کے باقی امور و معاملات میں متحد ہو جائیں اور لڑائی کے لئے میلان اور ایک دوسرے کے خلاف تیاریاں ایک اعلیٰ مقصد کے لئے قربان کر دیں۔ اس وقت تک وہ موجودہ حالت ہی پر قانع رہیں اور اسی پر اکتفا کریں۔

اسلام کا مقرر کردہ قانون

(۱) اسلام واضح طور پر یہ بتاتا ہے کہ جملہ فسادات لڑائی جھگڑے اور جنگیں دوسرے کے مملوکات پر حرص لالچ و طمع کی نگاہ رکھنے کا نتیجہ ہیں اسلام اس سبب کا قلع قمع کرنا چاہتا ہے۔ وہ فرماتا ہے۔ لا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منھم زھرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنھم فیہ ورزق ربک خیر و ابقی (طٰہٰ) بتاتا ہے کہ ظلم و تعدی سے لیا ہوا کسی کا مال تمہیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔

(۲) ایک باعث ان کا دشمنی بغض و کینہ ہے۔ قومی منافرت۔ دلی نفرت کینہ توزی۔ اور پھر ان کے نتیجہ میں دوسری حکومتوں کو نقصان پہنچانے اور انہیں کمزور کرنے اور پھر ڈرا دھمکا یا دھوکہ و فریب دے کر ان سے ناجائز فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرنا اس کا موجب ہے۔ اس لئے اسلام ان کارروائیوں سے سختی سے روکتا اور منع کرتا۔ وہ صرف سچائی اور دیانت داری سے معاملہ کرنے کا حامی ہے وہ فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین امنوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شنان قوم علی الا تعدلوا۔ اعدلوا ھو اقرب للتقوی واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ اس حکم کے ماتحت اسلامی حکومت بین الاقوامی معاملات و تعلقات کو خراب نہیں کر سکتی۔ یہ وہ کیریکٹر ہے۔ جو اسلام قائم کرتا ہے۔ اور اس سے دنیا میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔

(۳) اسلام باہمی معاہدات کی پابندی کا سختی سے حکم دیتا ہے۔ کسی معاہد ملک کی طرف سے شرارت کی صورت میں بھی اچانک و بلا اعلان حملہ کی اجازت نہیں دیتا بلکہ اس سے روکتا ہے۔ وہ اول نوٹس دینے کا حکم دیتا ہے۔ وہ مسلمانوں کو یہ ہدایت دیتا ہے کہ وہ پہلے یہ اعلان کریں کہ ہم باہمی معاہدہ کو ختم کرتے ہیں کیونکہ مخالف کی طرف سے اس کی خلاف ورزی ہوئی اور اسے توڑا جا چکا ہے اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں۔ تو جنگ کی اجازت ہے۔

(۴) وہ قیام امن کے لئے اس امر کو ضروری قرار دیتا ہے۔ کہ ہر ملک جنگ کے لئے تیار رہے اور ضروری سامان ہتھیار رکھے تاکہ شریر کو شرارت کے لئے جرأت ہی نہ ہو۔ اور کمزوری اور عدم تیاری جنگ کے لئے محرک نہ بن جائے۔

(۵) اگر جنگ ہو ہی جائے تو اسلام کی تعلیم کی رو سے مسلمان حکومت کو اس امر کی اجازت نہیں کہ وہ عورتوں۔ بچوں واقفین۔ راہبوں۔ کمزوروں۔ بوڑھوں وغیرہ کو دکھ دے۔ صرف جنگ میں شریک ہونے اور اس میں حصہ لینے والوں کو گرفتار کرنے کی اجازت ہے۔

اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ اگر دشمن جنگ بند کر دے اور ہتھیار ڈال دے تو اسے قتل نہ کیا جائے۔ اسی طرح ملک کا خواہ مخواہ نقصان نہ کیا جائے کھیتوں و درختوں باغات مکانات کو حتی الوسع بچایا جائے۔ اور ان کو تباہ نہ کیا جائے۔ اگر دشمن صلح کا پیغام دے تو اس کی آئندہ شرارت کا خیال کر کے اس سے انکار نہ کیا جائے۔ جب تک دشمن کی طرف سے شرارت کا اظہار نہ ہو۔ جنگ کو بند کرنے اور صلح کر کے امن قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(۶) اسلام نے ہر قسم کے جھگڑوں کا خاتمہ کرنے کے لئے ایسا شاندار اور بے نظیر حکم دیا ہے۔ جو لیگ آف نیشنز کا اصل الاصول ہے۔ جس تک تاحال لیگ آف نیشنز نہیں پہنچ سکی قرآن کریم انفرادی جھگڑوں کو مٹانے کے لئے بھی پنچایتی اصول پیش کرتا ہے جس کا ذکر اس نے میاں بیوی کے جھگڑے میں کیا ہے۔ فرمایا فابعثوا حکما من اھلہ وحکما من اھلھا مگر اجتماعی جھگڑوں کے لئے اسے دوسری جگہ اور واضح کر کے مع علاج یوں بیان فرماتا ہے۔ وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فان بغت احدھما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٔ الی امر اللہ فان فاءت فاصلحوا بینھما بالعدل واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین۔ اس آیت میں اسلام نے بین الاقوامی صلح کے قیام کے مندرجہ ذیل گر و اصول بیان کئے ہیں۔

(۱) فساد کے آثار دیکھ کر کسی کی طرفداری کرنے کی بجائے ان کو نوٹس دو کہ وہ قوموں کی پنچائت سے اپنے جھگڑے کا فیصلہ کرائیں۔

(۲) اگر کوئی فریق ماننے کے لئے تیار نہ ہو اور لڑائی ہی پر آمادہ ہو۔ تو سب اقوام مل کر اس سے جنگ کریں

(۳) اگر وہ صلح کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ تو پھر ان میں صلح کرا دی جائے

(۴) اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنے حق میں کوئی معاہدہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اور صرف اسی جھگڑے کا فیصلہ کر کے معاملہ کو ختم کر دیں جس کی وجہ سے ان میں جنگ ہوئی ہو۔ اس کے سوا نئے مطالبات قائم کر کے فسادات کی بنیاد نہ ڈالی جائے۔

(۵) جو بھی معاہدہ ہو وہ انصاف پر مبنی ہو۔ مخالفت کرنے والے فریق کے خلاف بلا وجہ نہ تو فیصلہ دیا جائے نہ اپنے آپ کو کوئی فریق مخالف بنائے بلکہ صرف ثالثی ہی کے فرائض سرانجام دے۔

اصل بات یہ ہے کہ جھگڑے صلح نہ کرانے سے بڑھتے ہیں۔ اور جب دوسری حکومتیں دخل دیتی ہیں۔ تو وہ الگ الگ دخل دیتی ہیں۔ اور کوئی کسی کے ساتھ اور کوئی کسی کے ساتھ ہو جاتی ہے۔ پھر اگر وہ نئے مطالبات کھڑے کر کے لوٹنے کی کوشش کریں تو ان میں آپس میں بغض پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

اس طرح نہ تو زیر کی جانے والی حکومت سے ہی اچھے تعلقات قائم ہو سکتے ہیں اور نہ حکومتوں کو بین الاقوامی مجلس سے کوئی ہمدردی پیدا ہو سکتی ہے۔

(۶) یہ ضروری ہے کہ اخراجات جنگ سب حکومتیں مل کر خود برداشت کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جنگیں کم ہو جائیں گی کیونکہ اس سے کسی کو جنگ کی جرأت نہ ہوگی۔ جب مجلس خود جنگ سے گریز کریگی تو دیگر حکومتیں اور اقوام اس کے رویہ کی طرف مائل ہونگی اور جنگ ہوگی بھی تو مصارف جنگ تقسیم ہو کر سب پر پڑیں گے۔

پس فسادات کی اصل وجوہات کو روکنا ضروری ہے۔ مثلاً انفرادی سمجھوتے نہ کئے جائیں۔ بلکہ ان کی بجائے سب حکومتیں و اقوام مل کر ایک ہی معاہدہ کریں جھگڑوں کو بڑھنے سے روکا جائے۔ حکومتیں تعصب جنبہ داری سے الگ رہیں۔ کسی ملک کو مغلوب و زیر کر کے اس کے حصے بخرے نہ کئے جائیں نہ ذاتی فوائد کی خواہش کی جائے۔ سب اپنی اپنی جگہ امن عام کے لئے قربانی کریں۔ ضروری ہے کہ وسیع حوصلہ اور اعلیٰ اخلاق کو اپنا شیوہ بنایا جائے۔ اور سب حکومتوں و اقوام کے معاملات کی بنیاد اعلیٰ اخلاق پر ہو۔

اسلام نے ان سب امور کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اس نے بتایا ہے۔ کہ اول تو فسادات کے اسباب کو دور کرنا چاہیے۔ اور ان کی اصلاح کرنی چاہیے۔ اگر فساد ہو بھی جائے۔ تو پھر بین الاقوامی انجمن جو اس غرض کے لئے بنائی جائے اس کا فیصلہ کرے

اسی طرح جھگڑوں کے کچھ اور بھی وجوہات ہیں مثلاً ہو سکتا ہے کہ قومی تعصب ہو۔ آنحضرت صلعم نے اس کے ازالہ کے لئے فرمایا ہے انصر اخاک ظالما او مظلوما۔

کہ یہ نہ ہو کہ ہر حال میں اپنی ہی قوم یا ملک کی حمایت کرو۔ بلکہ جس کی غلطی ہو اسے سمجھایا جائے۔ اور اس طرح حب الوطنی اور حب الانسانیت ہر دو کو اپنے اندر جمع کرو۔ ظالم کو ظلم سے روکو۔ خواہ وہ اپنی قوم یا اپنے ہی ملک کا ہو۔ اپنے ملک کو ظلم سے روکنا حب الوطنی کے خلاف نہیں۔ بلکہ انصاف کرنا اور اسے ظلم سے روکنا ہی حب الوطنی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر یہ حب الانسانیت بھی ہے۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ کسی کے دل میں قومی برتری کا خیال ہو۔ یہ بھی ایک خطرناک نقص ہے۔ جو فساد کا باعث ہے۔ قرآن کریم نے اسے بھی دور کرنے کے لئے حکم دیا ہے فرماتا ہے لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منھم۔ تلک الایام نداولھا بین الناس۔ ترقی و تنزل ہمیشہ بدلتا رہتا ہے۔ کسی کو حقیر جان کر فساد کا بیج نہ بوؤ۔ ممکن ہے کہ کسی وقت تمہاری باری بھی آجائے۔ قرآن نے بتایا کہ سب انسان ایک ہی جنس سے ہیں۔ اس لئے سب کو برابر سمجھنا چاہیئے کسی کو ذلیل و حقیر نہ سمجھنا چاہیئے۔ ذات پات کا کوئی امتیاز نہیں۔ مشرقی مغربی۔ کالے گورے، عربی عجمی وغیرہ کی کوئی تفریق نہیں اس قسم کے جملہ امتیازات کو اسلام نے باطل کر دیا ہے اور بتایا ہے کہ ترقی و تنزل سب کے ساتھ لگا ہوا ہے کوئی بھی ہمیشہ ایک حالت پر نہیں رہتا نہ افراد نہ قومیں۔ حقارت کا معاملہ کرنے والے فرد یا قوم ایک ظلم کا بیج بوتی ہے جس کا خمیازہ خود اسے بھی بھگتنا پڑتا ہے۔

اسلامی سیاسی نظام کی خصوصیات

عدم گنجائش و طوالت مضمون ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ اسلامی نظام سیاست کے نظریہ کا موازنہ تاریخ کے گذشتہ نظاموں یا موجودہ تہذیبی دور کے مغربی یا مشرقی نظاموں کے نظریوں سے کر کے اسلامی نظریہ کی برتری و فوقیت ثابت کریں۔ اور محققین کی شاندار تائیدی آراء سے اس کی تصدیق دکھائیں۔ البتہ ہم اسکی چند خصوصیات کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ دیگر جملہ نظریات نظام ہائے سیاست پر فائق ہے۔ اسلامی سیاسی نظریہ خدمتِ خلق اور انسانیت عامہ کے ساتھ انتہائی ہمدردی کا مؤید ہے وہ وحدت و مساوات پر زور دیتا ہے۔ انتہائی سادگی اس کا طرہ امتیاز ہے۔ وہ شاہنشاہیت سے بالکل دور اور آمریت یعنی ڈکٹیٹرشپ اور ظالمانہ جمہوریتوں اور غیر منصفانہ پارلیمنٹری نظریات سے بعید ہے۔ وہ آجکل کی مغربی دکھاوے کی جمہوریت سے بہت بالا ہے۔ دنیا میں اگر کہیں حقیقی جمہوریت ہے تو وہ صرف اسلام میں ہے۔ باقی تمام جمہوریتوں کی مثال وہی ہے جن کے متعلق کہتے ہیں ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور۔ اور کھانے کے اور۔ وہ سراسر مطلب پرستی۔ خود غرضی اور سرمایہ داری کے حامی ہیں۔ جہاں دولتمندوں کے سوا کسی کی شنوائی نہیں۔ مگر ان کے مقابلہ پر اسلامی جمہوریت مساوات۔ انصاف۔ دیانت و امانت۔ اطاعت۔ صداقت ذمہ داری کا احساس۔ عروج و ارتقاء و استحکام۔ شوریٰ۔ رائے عامہ۔ انتخاب۔ رواداری۔ عدم تعصب ایثار و قربانی جیسی گرانقدر صفات و خصوصیات کی حامل ہے۔ اسلام نے آکر دنیا میں حقیقی جمہوریت کی بنیاد ڈالی ہے۔ اس کے سوا جمہوری نظام کے تمام نظریے باطل پرستی کا شکار اور دھوکہ کی ٹٹی ہیں۔ وہ سراسر ظلم اور سرمایہ داری کے مجسمے ہیں۔ اسلام ان سب باتوں سے سخت نفرت کرتا ہے اور ان کو دھتکارتا ہے۔ موجودہ نظام ہائے عالم جنکی تعریف میں مغربیت زدہ لوگ رطب اللسان ہیں آئے دن فیل ہوتے رہتے ہیں۔ مگر اسلام نہایت پائدار بنیادوں پر قائم ہے۔ اس کا نظریہ بے نظیر ہے اور کبھی فیل نہیں ہو سکتا۔ اسلام کا پیش کردہ نسخہ کامیاب اور مجرب نسخہ ہے۔ جس پر اسلام کے ہیرو بانی اسلام علیہ السلام نے ایسا عمل کر کے دکھایا جس کی داد دنیا دے چکی ہے۔ اسلام دنیا میں کامل اور حقیقی امن وامان قائم کر کے اپنے دشمنوں سے خراجِ تحسین حاصل کر چکا ہے

اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک پیشگوئی کے ماتحت خلافت راشدہ اور حقیقی اسلامی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ اور اس نے قابل نفرت ملوکیت و شہنشاہیت کی صورت اختیار کر لی۔ لیکن اسکی اکثر خصوصیات کا اثر و نفوذ آج بھی ساڑھے تیرہ سو سال بعد تک مٹائے مٹ نہ سکا اور ابتک چلتا چلا جا رہا ہے۔ پرانے نظاموں میں سے روس ایمپائر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اسکے نظام کا دیرپا رہنا اس کی پائداری اور فوقیت کی علامت ہے مگر یہ سراسر خیال خام ہے کیونکہ اسکی وجہ سے انسانیت عامہ مردہ ہو چکی تھی۔ اس پر احساس کمتری غالب آچکا تھا۔ وہ سراسر ظلموں کے نیچے کچلی گئی تھی رعایا کے کوئی حقوق نہ تھے۔ حکام ہی کو ہر قسم کی مراعات حاصل تھیں وہ رعایا کو غلام بنا کر رکھتے تھے اور ان کا خون چوستے اور ان کو پنپنے نہ دیتے تھے۔ اس میں اسلامی حکومت والی خصوصیات نام کو بھی موجود نہ تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ جلد ہی اسکی جگہ حکومت اسلامی نے لے لی۔ اگرچہ مغل حکومتوں کی عمارت بوسیدہ و خستہ ہے۔ مگر اس کا معاملہ بہت حد تک اسلام کا رہین منت ہے۔ اب پھر زمانہ آہستہ آہستہ اسلامی نظام کی ضرورت کو محسوس کر رہا ہے اور یقیناً وہ وقت دور نہیں جبکہ قرآنی پیشگوئی کے مطابق اسلام ساری دنیا پر چھا جائے گا۔ اور اس کا نظام تمام نظام ہائے اقوام کی جگہ لے لیگا اور دنیا اسکے سایہ تلے آکر حقیقی چین اور سکھ کا سانس لے گی اور اپنے حقیقی مقصد کو حاصل کریگی۔

مختلف مقامات میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

جماعت احمدیہ بھرت پور

مرکز کی ہدایت کے بموجب جلسہ سیرت النبیؐ بعد نماز ظہر بمقام ابراہیم پور زیر صدارت یعقوب حسین صاحب منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے حضور اکرم صلعم کی سوانح حیات پر پونے گھنٹہ تک تقریر کی۔

از اں بعد مولوی عبد المطلب صاحب نے حضور اکرم کی سیرت مقدسہ پر پون گھنٹہ تک روشنی ڈالی۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا

حاضرین میں احمدی دوستوں کے علاوہ غیر احمدی دوست بھی تھے۔

عبید الرحمٰن خانی بھرت پور مرشد آباد

لجنہ اماء اللہ بنگلور

جلسہ سیرت النبیؐ ۱۵/۹ کو لاؤڈ سپیکر کا انتظام نہ ہو سکنے کی وجہ سے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنگلور کی ہدایت کے مطابق ۲۲/۹ کو بوقت ساڑھے پانچ بجے دار الفضل میں منعقد ہوا۔ لجنہ کا پروگرام شروع ہونے سے قبل مردانہ پروگرام بذریعہ لاؤڈ سپیکر سنا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد خاکسارہ۔ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ محمدہ بیگم صاحبہ نے آنحضرت صلعم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ آخر میں مکرم چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ بنگلور نے جماعت احمدیہ کے عقائد، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ بیرونی ممالک میں خدمتِ اسلام کا جو کام ہو رہا ہے۔ اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بعد دعا جلسہ سات بجے شام بخیر و خوبی ختم ہوا۔ غیر احمدی مستورات کافی تعداد میں شامل ہوئیں

(اختر بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور)

لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ حلقہ نمبر ۱

پندرہ ستمبر کو جلسہ سیرت النبیؐ بعد نماز ظہر منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد محترمہ امۃ القیوم ناعمہ۔ محترمہ بدر النساء صاحبہ اور محترمہ حافظہ خاتون صاحبہ نے آنحضرت صلعم کے اخلاق فاضلہ آپ کا استقلال اور تبلیغ اسلام کے لئے سرگرمی نیز یاد الٰہی کے متعلق مضامین پڑھے

آخر میں محترمہ نور النساء اور خاکسارہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا تعالےٰ سے تعلق اور شفقت علیٰ خلق اللہ پر مضمون سنائے۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(سیدہ ناصرہ خاتون سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ حلقہ نمبر ۱)

لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ حلقہ نمبر ۲

پندرہ ستمبر کو جلسہ سیرت النبیؐ زیر انتظام لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ حلقہ نمبر ۲ کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد آنحضرت صلعم کی شان میں نظم پڑھی گئی۔ بعدہٗ حمیدہ خاتون صاحبہ۔ خورشید النساء خاکسارہ اور محترمہ صدر صاحبہ امۃ الرحمٰن صاحبہ نے آنحضرت صلعم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں اور مضمون پڑھے۔ آخر میں حضور اقدس کے لئے دعا کی تحریک کی گئی۔ بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس سال ہمارا جلسہ بہت اچھے طریق پر ہوا۔

(سیدہ باصرہ خاتون سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ حلقہ نمبر ۲)

لجنہ اماء اللہ سکندر آباد دکن

۱۷ر ستمبر بروز منگل لجنہ اماء اللہ سکندر آباد کا جلسہ سیرت النبیؐ بمقام احمدیہ مسجد الہ دین بلڈنگ زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد بیگم صاحبہ غلام حسین سلیمہ بیگم صاحبہ۔ بیگم صاحبہ محمود الحسن صاحب اور خاکسارہ نے آنحضرت صلعم کے اخلاق۔ دعا کی برکات۔ درود شریف اور اسکی برکات اور "آنحضرت صلعم کامل نبی تھے" کے موضوع پر علی الترتیب مضامین پڑھے۔ آخر میں محترمہ بیگم صاحبہ سیٹھ یوسف صاحب الہ دین نے نصف گھنٹہ حقیقت اسلام پر تقریر کی۔ غیر احمدی مستورات بھی شریک ہوئیں۔

(صداقت بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سکندر آباد آندھرا)

لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور

۲۹ر ستمبر کو لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور کے زیر انتظام جلسہ سیرت النبیؐ کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد ممبرات لجنہ اماء اللہ نے آنحضرت صلعم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر مضامین پڑھ کر سنائے۔ نیز لڑکیوں نے آپ کی شان میں بہت جوش سے نظمیں پڑھیں۔ ساتھ غیر احمدی مستورات جلسہ میں شامل ہوئیں اور بہت توجہ سے جلسہ کو سنا اور پسند کیا گیا۔

(راحلیہ محمد فاروق سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شاہجہان پور یو.پی)

قادیان کا جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ ۲)

وضاحت کرتے ہوئے آپ نے آیہ کریمہ فالھمھا فجورھا وتقوٰھا کی لطیف تفسیر بیان کی کہ قرآن پاک نے تو پہلے ہی شعور اور لاشعور کی حقیقت بیان فرما دی ہے چنانچہ فجور اس لاشعوری کیفیت کو کہتے ہیں جب انسان ایک خالی ذہن ولولہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور تقوٰی اس ... کے استعمال کا نام ہے۔ فرائڈ فجور سے بالا ایک طاقت کو مانتا ہے۔ اور وہی وحی والہام ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

عقل بیکار ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو

نفوس ثلاثہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ فرائڈ نفسیات کی تشریح کرتے ہوئے نفس امارہ، نفس لوامہ اور نفس مطمئنہ کے درجات کو تسلیم کرتا ہے۔ اور تمام مشہور فلسفیوں کی تشریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نجات کے بارہ میں جزوی صداقتوں کا اظہار کرتے ہیں۔ قرآن پاک ایک عرصہ پہلے ان صداقتوں کا مجموعی اور بہترین طور پر اظہار کر چکا ہے۔

آپ نے نجات و فلاح اور صراط مستقیم کی عالمانہ وضاحت کرنے کے بعد نجات کے لئے احمدیت کو پیش فرمایا۔ اور کہا کہ نجات صرف معاشی فراغت کا نام نہیں۔ بلکہ نجات انسان کی ذہنی اخلاقی اور روحانی ترقی کا نام ہے۔ جو آج احمدیت کے ذریعہ ہی میسر آ سکتی ہے۔

فاضل مقرر کی یہ نہایت عالمانہ تقریر پونے دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ اور سامعین نے پوری تقریر کو نہایت توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سنا اور جب تقریر ختم ہوئی۔ تو لوگوں کی آنکھیں مائیکروفون سے نہ ہٹیں۔ گویا وہ چاہتے تھے کہ یہ تقریر آج کا دن جاری رہے اس تقریر کے بعد اجلاس نماز ظہر و عصر کے لئے ملتوی ہو گیا۔

دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس کی صدارت محترم جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے فرمائی۔ آپ کی صدارت میں یہ اجلاس پونے تین بجے تلاوت قرآن کریم اور نظم کے ساتھ شروع ہوا۔

مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تقریر

پہلی تقریر مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ مدراس نے "بانی اسلام ہندوستانی لیڈروں کی نظر میں" کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے ہندوستان کے متعدد مذہبی اور سیاسی لیڈروں کے حوالے پیش کئے۔ جن میں انہوں نے آنحضرت صلعم کے ساتھ اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے ... اسلامی تعلیم کی خوبیوں کا نہایت عمدہ ...

اعتراف کیا ہے۔ اور آپؐ کے ذریعہ عالمگیر اخوت اور مساوات اسلامی کے قیام پر اچھے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان میں مہاتما گاندھی۔ پنڈت نہرو۔ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو۔ حضرت باوا نانکؒ اور دوسرے بہت سے مذہبی اور سیاسی لیڈروں کے نام لئے جا سکتے ہیں۔

محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل کی تقریر

مولوی امینی صاحب کی تقریر کے بعد محترم جناب مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ نے "احمدیت اور اس کا مستقبل" کے موضوع پر ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک نہایت عالمانہ تقریر فرمائی۔ فاضل مقرر نے پہلے جماعت احمدیہ کی خصوصیات بیان کیں اور جماعت کی تعلیم کے بعض حصے بیان فرمائے۔ جن سے جماعت احمدیہ کا عام مسلمانوں سے امتیاز ثابت ہوتا ہے۔

جہاد۔ خونی مہدی وغیرہ کے بارہ میں مسلمانوں کے اندر جو غلط تصور پیدا ہو چکا تھا۔ اس کی جماعت احمدیہ کے ذریعہ اصلاح کا ذکر فرمایا اور پھر ناموس پیشوایان مذاہب کے متعلق جماعت کا نقطۂ نظر بیان کیا۔ کہ کس طرح ہماری جماعت قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں تمام پیشوایان مذاہب کے احترام کو ایمان کا جزو قرار دیتی ہے اس کے ساتھ ہی آپ نے اسلام اور احمدیت کی اس تعلیم کا ذکر فرمایا کہ حکومت وقت کے ساتھ وفاداری ہمارا مذہبی عقیدہ ہے۔ اور ہماری جماعت قریباً ستر سال سے اس کی سختی کے ساتھ پابندی کرتی چلی آرہی ہے۔

اس کے بعد جماعت احمدیہ کے مستقبل کے بارہ میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بیان فرمائیں۔ اور قادیان کی ترقی کے بارہ میں اور جماعت احمدیہ کی بے انتہا وسعت کے متعلق جو الٰہی بشارتیں ہیں آپ نے بیان فرمائیں۔ آپ نے "تذکرہ" میں سے "تذکرۃ المہدی" کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی بھی سنائی۔ جس میں ایک ایسی عالمگیر جنگ کا ذکر ہے جس کا مرکز شام ہوگا۔ فاضل مقرر نے اس پیشگوئی کو اپنے مخصوص عالمانہ انداز میں بیان فرمایا اور اس کی تشریح شام کے موجودہ حالات کی روشنی میں ایسے الفاظ میں فرمائی۔ کہ روس اور امریکہ کی موجودہ سیاسی کشمکش ایک

واضح نقوش کی تصویر بن کر آنکھوں کے سامنے آگئی۔ اسی پیشگوئی میں یہ ذکر بھی آتا ہے کہ اس وقت جب شام جنگوں کا مرکز بنے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پسر موعود موجود ہوگا۔ جس کے وجود کے ساتھ اسلام اور احمدیت کی بے شمار ترقیات کے وعدے ہیں۔

آپ کی تقریر نہایت عالمانہ اور موثر تھی۔ اور ان تین خاص تقریروں میں سے ایک تھی جنہیں سامعین نے بے حد پسند کیا اور نہایت توجہ کے ساتھ سنا۔

آپ کی تقریر ختم ہونے پر اطراف عالم سے آئے ہوئے دعائیہ ٹیلیگرام اور خطوط اور بعض معززین کے پیغامات مکرم مولوی امینی صاحب نے پڑھ کر سنائے

اس کے بعد محترم جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ صدر جلسہ نے الوداعی تقریر فرمائی جس میں آپ نے احباب جماعت کو اخلاقی اور روحانی ترقی حاصل کرنے کی تلقین فرمائی۔ مختصر سے خطاب کے بعد آپ نے مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی۔ اور خدا کے فضل سے ہمارا یہ جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ایک تربیتی جلسہ بوقت شب

اسی سلسلہ میں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ ۲۰ اکتوبر کی درمیانی رات کو نو بجے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر انتظام مسجد مبارک میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جو دو گھنٹہ تک زیر صدارت مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل یادگیری جاری رہا۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی اور محترم جناب مرزا وسیم احمد صاحب نے تقریریں فرمائیں۔ جن میں جماعت کو اچھے اخلاق اپنانے اور جماعتی تربیت کرنے اور مرکز کو مضبوط بنانے اور تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے دل کھول کر چندے دینے اور دائمی طور پر دیتے رہنے کی تلقین فرمائی۔

ناصرات الاحمدیہ کا تقریری مقابلہ

۱۹ اکتوبر کی درمیانی شب کو نصرت گرلز سکول میں لجنہ اماء اللہ کے انتظام کے ماتحت قادیان کی تعداد ٹی بچیوں ناصرات الاحمدیہ کا تقریری مقابلہ ہوا۔ بیرونجات سے تشریف لانے والی خواتین نے بھی اس میں شرکت کی اور ناصرات کی تقاریر سے محظوظ ہوئیں۔ جلسہ ختم ہونے پر اول و دوم سوم آنے والی ناصرات کو محترمہ اہلیہ صاحبہ سیٹھ یوسف احمد صاحب۔ الہ دین آف سکندر آباد دکن نے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے انعامات دیئے۔

خاص قابل ذکر معززین

یوں تو جماعتہائے بھارت سے جلسہ پر

تشریف لانے والے تمام لوگ ہی مخلصانہ جذبات کے ساتھ مرکز میں تشریف لاتے ہیں اور روحانی استفادہ کرتے ہیں۔ اور ان سب کا اخلاص ہی خدا کے فضل سے اعلیٰ اور ارفع ہے۔ اس رپورٹ میں ان سب کی فہرست دینا مشکل امر ہے ان بیرونی احباب میں خاص طور پر قابل ذکر معززین یہ ہیں (۱) مکرم جناب سید اختر احمد صاحب اورینوی ڈی لٹ پٹنہ کالج پٹنہ (۲) محترم جناب مولوی محمد ایوب صاحب ایم اے ڈی ایم بھاگلپوری (۳) محترم جناب ایم عبدالرحیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنگلور (۴) محترم جناب پروفیسر سعید السلام صاحب بنارس (۵) محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندر آباد (۶) محترم جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنت کنٹہ دکن (۷) محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب چنت کنٹہ دکن (۸) محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر (۹) محترم جناب عاشق حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانپور ملکی بہار۔

محترم جناب سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی اور محترم جناب قاضی امیر الدین صاحب دفعدار ... جلسہ پر تشریف لانے کی تیاریاں کر چکے تھے مگر عین جلسہ کے قریب ... بعض روکیں پیدا ہو گئیں اور وہ تشریف نہ لا سکے۔

اکناف عالم کے احمدیوں کے دل میں قادیان کی محبت

اس کے علاوہ ہم سمجھتے ہیں کہ خدا کے فضل سے ہماری جماعت کا ہر فرد ہی اس مبارک تقریب پر قادیان آنے کی خواہش رکھتا تھا۔ مگر بعض مجبوریاں حائل ہو گئیں۔ بھارت کی جماعتیں چونکہ قادیان سے بُعد فصل کے لحاظ سے دور دراز مقامات پر ہیں۔ اور اتنی دور سے آنا کافی اخراجات کا تقاضا کرتا ہے اسلئے جماعت کے مخلصین باوجود انتہائی خواہش کے زیادہ تعداد میں جلسہ پر تشریف نہیں لا سکتے۔ اسی طرح پاکستان کے احمدی احباب بھی اپنے مقدس مرکز کی زیارت کیلئے تڑپتے ہیں۔ مگر حالات اور ذرائع کی ناسازگاری انکے رستہ میں حائل ہو جاتی ہے اور ان کا آنا مشکل ہو جاتا ہے۔ گذشتہ سال قافلہ پاکستان کی اجازت نہ ملنے کے باوجود ساڑھے تین سو افراد کا قادیان تشریف لے آنا بتاتا ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں قادیان کی کتنی زیادہ محبت ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد بین المملکتی حالات کو خوشگوار بنا دے اور دونوں حکومتوں کو رواداری سے کام لینے کی توفیق بخشے۔ تاکہ اس قسم کی جذبات کش پابندیاں ختم ہوں۔ اور دونوں ملک کے باشندے ایک دوسرے کے ساتھ امن اور محبت کا سلوک کر سکیں۔

شکریہ احباب

نظارت ہذا ان تمام مقررین حضرات کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ جنہوں نے (باقی ص ... پر)

ایمان اور اس کی ستہتر شاخیں

(از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر)

حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ (چوتھی صدی ہجری) (ولادت ۳۸۴ھ — وفات ۴۵۸ھ) نے ایک کتاب مختصر شعب الایمان لکھی ہے جس میں ایمان کی ستہتر شاخوں کا تفصیل وار بیان کیا ہے۔ اس کی تفصیل کو ترک کرتے ہوئے صرف شاخوں کے اظہار پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ

آپ کا نام احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ ہے۔ کنیت ابوبکر ہے۔ شہر بیہق آپ کا وطن ہے۔ بیہق نیشاپور کے حوالی میں چند مجتمع قصبات کا نام ہے اسی لئے بیہقی مشہور ہیں۔ آپ اپنے زمانے کے امام اور حافظ حدیث اور زبردست مشہور محدث گذرے ہیں۔ خراسان کے آپ شیخ تھے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ایمان کی ساٹھ کے اوپر اور بعض روایات میں ستر کے اوپر شاخیں ہیں۔ سب سے افضل و اعلیٰ شاخ توحید باری تعالےٰ یعنی لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے۔ اور سب سے ادنیٰ شاخ ایذاء رساں چیزوں کا راستہ سے ہٹانا اور حیاء و شرم بھی ایمان کی ایک شاخ ہے"۔

پہلی شاخ۔ اللہ تعالےٰ پر ایمان لانا

(۲) اللہ تعالےٰ کے تمام رسولوں اور نبیوں پر ایمان رکھنا۔

(۳) فرشتوں پر ایمان لانا

(۴) قرآن کریم پر ایمان لانا

(۵) تقدیر پر ایمان لانا

(۶) قیامت کے دن پر ایمان لانا

(۷) مرنے کے بعد دوبارہ جی اُٹھنے پر ایمان رکھنا۔

(۸) قیامت کے روز لوگوں کے میدان محشر میں جمع ہونے پر ایمان رکھنا۔

(۹) مومنوں کے جنتی اور کفار کے جہنمی ہونے پر ایمان رکھنا

(۱۰) اللہ تعالےٰ کی محبت کے واجب اور ضروری ہونے پر ایمان رکھنا

(۱۱) اللہ تعالےٰ کے خوف اور ڈر کے واجب ہونے پر ایمان رکھنا۔

(۱۲) اللہ تعالےٰ سے نیک امید رکھنے کے وجوب پر ایمان لانا۔

(۱۳) اللہ تعالےٰ کی ذات پر توکل اور بھروسہ رکھنے کے وجوب پر ایمان لانا۔

(۱۴) رسول اللہ کی محبت کے واجب ہونے پر ایمان رکھنا۔

(۱۵) رسول اللہ کی عزت اور احترام کے واجب ہونے پر ایمان لانا۔

(۱۶) دین اسلام کو مضبوط پکڑ کر رکھنا۔

(۱۷) علم حاصل کرنا۔

(۱۸) علم دین کی اشاعت کرنا۔

(۱۹) قرآن مجید کی عزت و تعظیم کرنا

(۲۰) طہارت و پاکیزگی اختیار کرنا

(۲۱) نماز پنجگانہ کو ارکان و شرائط اور وقت کی پابندی کے ساتھ ادا کرنا

(۲۲) زکوٰۃ ادا کرنا

(۲۳) روزہ رکھنا۔

(۲۴) اعتکاف کرنا۔

(۲۵) حج کرنا۔

(۲۶) جہاد کرنا۔

(۲۷) جہاد کی تیاری کرنا۔

(۲۸) جہاد کے وقت ثابت قدمی دکھانا اور پیٹھ پھیر کر نہ بھاگنا۔

(۲۹) مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ امام وقت یا اسکے نائب کو دینا۔

(۳۰) غلام کو آزاد کرنا۔

(۳۱) کفارہ ادا کرنا

(۳۲) نذر اور وعدے پورے کرنا

(۳۳) اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کا شمار اور اس کا شکر ادا کرنا۔

(۳۴) زبان کی حفاظت کرنا اور بلا اجازت شرع اُسے نہ ہلانا

(۳۵) امانتوں کا ادا کرنا

(۳۶) کسی کو قتل کرنے۔ تکلیف میں مبتلا کرنے سے بچنا۔

(۳۷) زنا کاری سے بچنا۔

(۳۸) بیجا اور ناحق (حرام) مالوں سے ہاتھوں کو روکنا۔

(۳۹) کھانے پینے میں حلال و حرام کی تمیز رکھنا۔

(۴۰) لباس اور طرز وضع وغیرہ ظاہری امور میں خلاف شرع اور حرام چیزوں کا ترک کر دینا۔

(۴۱) کھیل۔ تماشے۔ باجے گاجے راگ وغیرہ کو حرام سمجھنا۔

(۴۲) اخراجات میں افراط و تفریط نہ کرنا۔

(۴۳) دھوکہ بازی اور حسد و بغض کو حرام جان کر چھوڑ دینا۔

(۴۴) لوگوں کی آبروریزی کرنے اور اُنہیں بُرا بھلا کہنے سے بچنا

(۴۵) اعمال کو خالص اللہ تعالےٰ کے لئے بجا لانا۔ اور ریاکاری سے بچنا۔

(۴۶) نیکی سے خوش ہونا اور بدی سے ناخوش ہونا۔

(۴۷) ہر گناہ کا علاج توبہ و استغفار کرنا۔

(۴۸) قربانیاں کرنا

(۴۹) اولی الامر کی فرمانبرداری کرنا

(۵۰) جس امر پر جماعت سلف صالحین قائم ہوا اُسکو مضبوط پکڑنا۔

(۵۱) لوگوں کے درمیان عدل کا حکم

(۵۲) نیک باتوں کا حکم کرنا اور بُری باتوں سے منع کرنا

(۵۳) نیک کاموں میں ایک دوسرے کی امداد و معاونت کرنا۔

(۵۴) شرم وحیا اختیار کرنا۔

(۵۵) ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا۔ اُن کی خدمت و فرمانبرداری کرنا

(۵۶) صلہ رحمی کرنا

(۵۷) اچھے اخلاق برتنا (غصہ پر قابو پانا۔ تواضع۔ انکساری اور عاجزی وغیرہ)

(۵۸) ماتحتوں کے ساتھ احسان اور سلوک کرنا۔

(۵۹) مالک کا حق ادا کرنا۔

(۶۰) اہل وعیال کے حقوق ادا کرنا

(۶۱) دین داروں سے میل جول اور قربت حاصل کرنا۔

(۶۲) سلام کا جواب دینا

(۶۳) بیمار کی عیادت کرنا۔

(۶۴) جنازے میں شمولیت کرنا

(۶۵) چھینک میں الحمد للہ کا جواب یرحمک اللہ دینا

(۶۶) مشرکین و مفسدین سے دور رہنا۔

(۶۷) ہمسایہ کا اکرام و عزت کرنا۔

(۶۸) مہمانوں کی مہمان داری کرنا۔

(۶۹) گنہگار کی پردہ پوشی کرنا۔

(۷۰) مصائب پر صبر کرنا اور لذت و شہوات کی ممنوع چیزوں سے نفس کو روکنا

(۷۱) دنیا سے بے رغبتی کرنا۔

(۷۲) غیرت اختیار کرنا اور بے حیائی کو ترک کرنا۔

(۷۳) لغو باتوں اور فضول کاموں سے منہ موڑ لینا۔

(۷۴) سخاوت کرنا۔

(۷۵) چھوٹوں پر رحم کرنا اور بڑوں کا لحاظ و ادب کرنا۔

(۷۶) آپس کی اصلاح کرنا۔

(۷۷) اپنے مسلمان بھائی کے لئے ہر اس نفع کو پسند کرنا جو خود اپنے لئے پسند ہو۔

چندہ تبلیغ اسلام

حال ہی میں ایک کتابچہ "تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک" شائع کیا گیا ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے خدمت اسلام کے کاموں کا مختصر طور پر ذکر کرتے ہوئے غیر احمدی شرفاء سے یہ اپیل کی گئی ہے کہ جو احباب تبلیغ اسلام کے کاموں میں حصہ لینا چاہیں ان کی طرف سے اس مد میں مالی امداد شکریہ کے ساتھ قبول کی جائے گی۔ اس کتابچہ کی کاپیاں جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے سیکرٹریان مال اور مبلغین صاحبان کو بھجواتے ہوئے توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں جماعت احمدیہ کے تعمیری کاموں سے دلچسپی رکھنے والے غیر احمدی احباب کو تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔

اس سلسلہ میں چندہ بھجوانے والے احباب کے نام مع رقوم شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے والے احباب کے مال۔ ایمان اور اخلاص میں برکت ڈالے اور انہیں آئندہ بھی خدمت اسلام کے کاموں میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

فہرست وصولی اشاعت اسلام از جون ۵۷ تا ۲۰ر اکتوبر ۱۹۵۷ء

نام معطی حضرات	رقم
۱۔ مکرم علی بہادر خاں صاحب آسٹریلیا۔	۶۶۲-۰۰ روپے
۲۔ " عبد الحلیم صاحب چارکوٹ کشمیر	۱۰۰-۰۰ "
۳۔ " فقیر محمد صاحب کنٹریکٹر سور اپور	۵۰-۰۰ "
۴۔ " محرم خاں صاحب معرفت عبد الحمید صاحب مانگا گوڈا	۹-۸۵ "
۵۔ " ایس۔ کے چوہدری صاحب انب اد	۲-۵۰ "
۶۔ " ایم کریم خاں صاحب شموگہ	۱-۰۰ "
۷۔ مختلف احباب معرفت محمد اسحٰق صاحب حیدر آباد	۱۲۱-۰۰ "
۸۔ " " " محمد عبد اللہ صاحب "	۳-۰۰ "
۹۔ " " " ایم کنہا مو صاحب تیلی چری	۲-۰۰ "
۱۰۔ " " " شیخ طاہر الدین صاحب کیرنگ	۱۲-۲۵ "
۱۱۔ " " " مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر	۱۵-۰۰ "
۱۲۔ " " " سراج الحق صاحب خولاپور	۳-۰۰ "
۱۳۔ " " " عبد الرحمٰن صاحب نانی بھرت پور	۲-۰۰ "
۱۴۔ " " " عبد اللہ صاحب بی ایس سی حیدر آباد	۲-۱۲ "
۱۵۔ مکرم سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ	۲-۰۰ "

رپورٹ کارگذاری مجلس خدام الاحمدیہ سکندرآباد

ماہ جولائی و اگست ۱۹۵۷ء

ماہ جولائی

۱۴ رجولائی۔ چونکہ کتب نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر" اور "خلافت حقہ اسلامیہ" کا امتحان قریب تھا۔ اسلئے کتاب نظام آسمانی کی مخالفت پڑھی گئی جناب بشیر الدین صاحب نے اس کتاب کا صفحہ ۲۳۴ تا ۲۴۶ تک درس دیا۔ پھر جناب مسیح الدین صاحب، راشد محمد صاحب اور لطف اللہ صاحب نے بھی درس دیا۔

اس کے بعد قائد صاحب نے ممبروں سے اد عیۃ القرآن سنیں اور دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

۲۱ رجولائی۔ ایک اعلان کے بموجب بتاریخ ۲۱ رجولائی کو کتب خلافت آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر اور خلافت حقہ اسلامیہ کا امتحان تھا۔ لیکن ممبران کی کمی کو مدنظر رکھ کر امتحان مزید ملتوی کر دیا گیا۔ حضرت عرفانی صاحب آئے ہوئے تھے۔ ممبروں نے آپ کی صحت کے بارے میں دریافت کیا اور خدام کا اجلاس شروع ہوا۔

خلافت حقہ اسلامیہ کا بشیر الدین صاحب نے درس دیا۔ آئندہ اتوار کو امتحان ہونے والا تھا۔ جملہ خدام کو اطلاع دی گئی۔

۲۱ رجولائی۔ پروگرام کے مطابق بتاریخ ۲۸ رجولائی کو خدام کا امتحان تھا۔ لیکن بعض وجوہ سے حکیم صاحب کے کہنے پر امتحان کو مزید ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ حضرت عرفانی صاحب کی طبیعت کچھ ناساز تھی۔ خدام مجموعی طور پر عیادت کے لئے گئے۔

ماہ اگست

۴ راگست۔ بتاریخ ۴ راگست کو خدام کا امتحان تھا۔ حاضر خدام شریک امتحان ہوئے۔ ٹھیک سوا دس بجے دعا کے بعد امتحان شروع ہوا۔ اور سوا ایک پر امتحان ختم ہوا۔

۱۱ راگست۔ ممبران کی کمی حاضری کو مدنظر رکھ کر قائد صاحب نے اسکیم پیش کی۔ کہ ایک ماہ کے لئے جہانگیر احمد صاحب کو مجلس کا صدر بنایا جائے۔ اور پروگرام بھی صدر ہی کیا کرے۔ پس ایک سرکلر جاری کیا گیا۔ کہ آئندہ ماہ کی میٹنگیں جناب سید جہانگیر احمد صاحب کی صدارت میں ہوا کریں گی۔ اور اس سرکلر پر ممبران نے دستخط کئے۔

۱۸ راگست۔ ۱۸ راگست کا ذہنی اجلاس شروع ہوا۔

سورہ بقرہ کے پہلے رکوع کا ترجمہ مسیح الدین صاحب۔ بشیر الدین صاحب اور یوسف احمد صاحب نے حکیم صاحب کو سنایا۔ جن ممبروں کو ترجمہ مشکل معلوم ہوتا تھا ان کے لئے آخری صورۃ مثلاً سورۃ والناس سورۃ الفلق وغیرہ کا ترجمہ تجویز کیا گیا۔ اور سکھانے کی تجویز پیش کی گئی۔ چنانچہ قائد صاحب نے حکیم محمد دین صاحب سے گذارش کی کہ وہ ممبروں کو سورۃ الناس کا ترجمہ سکھائیں۔

اس کے بعد کتاب دعوت ایمان جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تصنیف ہے۔ حکیم محمد دین صاحب نے صفحہ ایک تا ۷ تک درس دیا۔ قائد صاحب نے ایک تجویز پیش کی اور کہا۔ کہ آئندہ ایک رپورٹ یہ بھی لی جائے گی۔ کہ آپ اسلام کی ترقی کے لئے دعائیں کرتے ہیں یا نہیں۔

۲۵ راگست۔ قائد صاحب نے مندرجہ ذیل ممبران سے سورہ الناس کا ترجمہ سنا (۱) بشیر الدین صاحب (۲) لطف اللہ صاحب (۳) یٰسین شریف صاحب (۴) منظور احمد صاحب (۵) ناصر احمد صاحب (اطفال) (۶) اقبال احمد صاحب (۷) راشد محمد صاحب (۸) یوسف احمد صاحب (۹) احسان اللہ صاحب۔ جن میں سے بشیر الدین صاحب۔ لطف اللہ صاحب یٰسین شریف صاحب اور یوسف احمد صاحب نے ترجمہ سنایا۔ پھر ممبروں میں بعض کو سادہ سورۃ اور بعض کو با ترجمہ یاد کر کے آنے کے لئے کہا گیا۔

اسکے بعد قائد صاحب نے مختصر تفسیر الناس سنائی۔ اور بعد میں سورۃ الفلق کا سبق دیا گیا۔ اس کے بعد کتاب "دعوت ایمان" کا صفحہ ۱۱ تک بشیر الدین صاحب نے درس دیا۔

متفرق

مبلغ دو صد روپیہ قرض حسنہ مسلم و غیر مسلم دوستوں کو دیا گیا۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بیمار تھے ان کی عیادت کی جاتی رہی۔ غریبوں کو ۲۰/- روپیہ مالی امداد دی گئی۔ ایک بڑھیا عورت کو پانی لا کر دیا گیا۔ ایک بڑھیا کو خط لکھ کر دیا گیا۔

دعائے نعم البدل

قادیان ۱۲ راکتوبر۔ افسوس مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب کی چھوٹی بچی فوت ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرزا صاحب کی اہلیہ اور دیگر بچوں کی کامل شفایابی اور نعم البدل کی دعا کریں۔ (ایڈیٹر)

وصولی چندہ برائے مسجد ہالینڈ منجانب لجنہ اماء اللہ بھارت

از ماہ مئی تا آخر ماہ ستمبر ۱۹۵۷ء

ہماری بہنوں کو علم ہو چکا ہو گا کہ الحمد للہ مسجد ہالینڈ جو صرف مستورات لجنہ اماء اللہ کے چندہ سے بنا ہے پایہ تکمیل کو پہونچ چکی ہے۔ لیکن ابھی اسی ہزار قرضہ باقی ہے۔ جو کہ ہماری بہنوں نے ہی ادا کرنا ہے۔ اس قرض کے متعلق ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ کہ:-

"وہ اس قرض کو بھی ہمت کر کے جلد ادا کر دیں گی"۔

تمام لجنات بھارت کی خدمت میں حضور اقدس کے یہ مبارک الفاظ پیش کر کے کہتی ہوں کہ وہ ان الفاظ پر غور کر کے آج سے ہمت کر کے یہ عہد کریں کہ ہم نے اس قرض کو جلد از جلد اتارنے کی کوشش کرنی ہے۔ اس سال بھارت کی لجنات کی طرف سے چندہ مسجد ہالینڈ کی وصولی بہت ہی کم ہوئی ہے۔ پس میں عہدیداران لجنہ اماء اللہ کو اس اعلان کے ذریعہ توجہ دلاتی ہوں کہ وہ اپنی اپنی لجنہ کو اس طرف توجہ دلائیں اور مسجد ہالینڈ کے لئے زیادہ سے زیادہ چندہ لینے کی کوشش کریں۔ اور جہاں لجنات قائم نہیں لیکن احمدی مستورات موجود ہیں۔ وہ خود براہ راست چندہ بھجوانے کی کوشش کریں تا وہ ثواب میں شامل ہونے سے نہ رہ جائیں۔

امید ہے کہ اس اعلان کو پڑھ کر بہنیں مسجد ہالینڈ کا چندہ جمع کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کریں گی۔ اور اپنی ماہانہ رپورٹ میں بھی اپنی کارروائی سے اطلاع دیں گی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں بتفصیل ذیل چندہ مسجد ہالینڈ موصول ہوا:-

از لجنہ اماء اللہ قادیان ۲۹ . ۷
اہلیہ صاحبہ منظور احمد صاحب نیو کیپٹل ۱/-
از لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ ۲۴ . ۵
" " شاہجہانپور ۲۵ . ۶۹
اے بی عائشہ بیگم صاحبہ ینیانگاڈی ۳/-
سی. ایچ فاطمہ صاحبہ " ۱/-
از لجنہ اماء اللہ بنگلور ۱۱ . ۱۹
" " چارکوٹ ۹ . ۹۴
" " مدراس ۲۱ . ۳۰
" " آسنور [illegible]

از لجنہ اماء اللہ کالسنور ۷/-
از زیب النساء سری پار ۲/-
از لجنہ اماء اللہ شوپیاں ۷ . ۲۷
" " " جمشید پور ۷ . ۲۷
" " " یادگیر ۴۳ . ۵۰
" " " بنگورلٹے ۲۵/-
" " " بھاگلپور ۱۷/-
" " " حیدر آباد ۸/-
" " " سکندر آباد ۵۷
میزان کل ۲۴۲ . ۹۸

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

پروگرام دورہ مکرم منشی عبد الرحیم صاحب فانی انسپکٹر بیت المال

در جماعت ہائے احمدیہ ہند از مورخہ ۱-۱۱-۵۷ تا ۲۶-۱۱-۵۷

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم منشی عبد الرحیم صاحب فانی انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق از مورخہ ۱-۱۱-۵۷ تا ۲۶-۱۱-۵۷ بغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کریں گے۔ آپ حضرات سے توقع ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ اس سلسلہ میں پورا پورا تعاون فرماویں گے۔ ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	روانگی: جماعت	روانگی: تاریخ روانگی	رسیدگی: جماعت	رسیدگی: تاریخ رسیدگی	قیام	کیفیت
۱	کالیکٹ	۱-۱۱-۵۷	پیتھا پریم	۱-۱۱-۵۷	۱ یوم	
۲	پیتھا پریم	۲-۱۱-۵۷	کرولائی	۲-۱۱-۵۷	۱ ؍؍	
۳	کرولائی	۳-۱۱-۵۷	الانور	۴-۱۱-۵۷	۲ ؍؍	
۴	الانور	۶-۱۱-۵۷	منارگھاٹ	۶-۱۱-۵۷	۲ ؍؍	
۵	منارگھاٹ	۸-۱۱-۵۷	چیلاکرہ	۸-۱۱-۵۷	۲ ؍؍	
۶	چیلاکرہ	۱۰-۱۱-۵۷	کرناگاپلی	۱۱-۱۱-۵۷	۳ ؍؍	
۷	کرناگاپلی	۱۴-۱۱-۵۷	کوٹار	۱۴-۱۱-۵۷	۱ ؍؍	
۸	کوٹار	۱۵-۱۱-۵۷	ستان کولم	۱۵-۱۱-۵۷	۱ ؍؍	
۹	ستان کولم	۱۶-۱۱-۵۷	مدراس	۱۷-۱۱-۵۷	۲ ؍؍	
۱۰	مدراس	۲۰-۱۱-۵۷	بنگلور	۲۱-۱۱-۵۷	۴ ؍؍	
۱۱	بنگلور	۲۵-۱۱-۵۷	حیدر آباد	۲۶-۱۱-۵۷	...	

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو لکھے۔

نمبر ۱۳۱۳ منکہ حسین بی بی بیوہ محمد عمر صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن سرس پور ڈاکخانہ بادلی ضلع دہلی صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۱۔ میری منقولہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ البتہ مرحوم خاوند کے ذمہ حق مہر واجب تھا اس کے حساب میں مبلغ ایک سو روپیہ جائداد منقولہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اور کوئی قسم کی جائداد نہیں ہے۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد سے منہا کر دی جائے گی (۳) اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مفقط المرقوم ۱۱ الامتہ نشان انگوٹھا حسین بی بی موصیہ گواہ شد قمر الدین دہلوی فرزند موصیہ۔ گواہ شد قریشی عطاء الرحمن عفی عنہ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان ۱۱

نمبر ۱۳۱۹ منکہ زینب بنت سید وزارت حسین صاحب زوجہ سید منصور احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی ساکن کلب روڈ ڈاکخانہ مظفر پور۔ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد جو مجھے دین مہر میں خاوند کی طرف سے ملی ہے جو بصورت زمین موضع ۔۔۔ اور ۔۔۔ ضلع مونگھیر میں ہے۔ کل رقبہ زمین کا ساڑھے تین بیگھہ ہے۔ جس کی قیمت موجودہ وقت تقریباً ۲۵۰۰/- روپے ساڑھے تین ہزار روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مندرجہ بالا زمین کے سوا میرے پاس اور کوئی چیز نہیں ہے۔ الامتہ (دستخط) سیدہ زینب بیگم گواہ شد (دستخط) سید داؤد احمد ابن موصیہ کلب روڈ مظفر پور۔ گواہ شد (دستخط) منصور احمد صاحب خاوند موصیہ کلب روڈ مظفر پور

نمبر ۱۳۲۰ منکہ حضرت منڈاسگھر ولد محمد قاسم صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ستمبر ۱۹۵۲ء ساکنہ ہبلی ضلع دھارواڑ ریاست میسور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا اس وقت ایک مکان مالیتی ۲۰۰۰/- دو ہزار روپیہ جس کا حصہ وصیت ۱/۱۰ دو صد روپیہ نقد ارسال خدمت ہے تا کہ مکان کے حصہ کی وصیت میری زندگی میں ادا ہو سکے (۲) میری اس وقت مبلغ اسی ۸۰ روپیہ ماہوار بذریعہ تجارت آمد ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس میں کچھ کمی و بیشی ہوتی رہی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز یا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو باقاعدہ دیتا رہوں گا (۳) میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد (دستخط) بقلم خود حضرت صاحب منڈاسگھر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہبلی۔ گواہ شد (دستخط) مبارک علی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہبلی دھارواڑ میسور گواہ شد (دستخط) حکیم عبدالرحمن معرفت احمدیہ مبلغ

13 handi wad Base
Rd. P.O. Hubli Distt Dharwar Mysore state

نمبر ۱۳۲۰۱ منکہ محمد سعید صاحب انور ولد محمد شفیع صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن مودہا ڈاکخانہ رگول ضلع ہمیر پور صوبہ یو۔پی حال مقیم قادیان دارالامان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ دو مکان واقع موضع مودہا ضلع ہمیر پور۔ یو پی مشترکہ برادران جس میں پانچواں حصہ میرا ہے ان دو مکانات کی قیمت تقریباً پانچ ہزار روپیہ ہوگی۔ ان مکانات کا حدود اربعہ حسب ذیل ہے مکان نمبر ۱ جانب شمال مشرق مکان حافظ نذیر محمد صاحب جانب جنوب شارع عام جانب غرب مکان منقو کلار (نمبر ۲) جانب شمال مشرق مکان حافظ نذیر محمد صاحب جانب جنوب مکان منقو کلار جانب غرب مکان جگن ناتھ کلار۔

دوم۔ سامان سائیکل قیمتی پانچ صد روپیہ

سوم۔ علاوہ ازیں میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا عارضی کارکن ہوں اور مجھے اس وقت مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار گزارہ ملتا ہے۔ میں اپنی جائداد منقولہ و غیر منقولہ اور گزارہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے بعد اگر کوئی مزید جا[ئیداد]

ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
العبد محمد سعید انور موصی درویش قادیان۔ گواہ شد (دستخط) عبدالغفور کارکن دفتر بہشتی مقبرہ موصی نمبر ۱۰۶۵۰ قادیان۔ گواہ شد (دستخط) مبارکہ بیگم ہمشیرہ موصی حال مقیم قادیان گواہ شد (دستخط) ماسٹر نثار احمد ٹیچر مدرسہ احمدیہ تعلیم الاسلام سکول قادیان۔

نمبر ۱۳۱۹۸ منکہ امتہ الحفیظ زوجہ ملک بشیر احمد صاحب ناصر قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے:۔
(۱) حق مہر ۱۰۰۰/- بذمہ خاوند (۲) ہار طلائی ۶ تولہ (۳) بندی مع تکہ طلائی ۴ تولہ۔ (۴) کانٹے جوڑی طلائی ۱½ تولہ (۵) انگوٹھیاں طلائی دو عدد سات ماشہ (۶) گھڑی رسٹ واچ قیمتی ساٹھ روپے۔ کل سونا بارہ تولہ ۱ ماشہ ہوا۔ بازار سونے کا بھاؤ ۹۴/- روپے ہے۔ اس کی رو سے اس کی قیمت ۱۱۳۶/- روپے ہوئے۔ حق مہر ایک ہزار۔ رسٹ واچ قیمتی ساٹھ روپے میزان ۲۱۹۶/- روپے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ میری اس وقت ماہوار آمد بصورت ملازمت ۶۵/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا بھی (جس قدر ہو) ۱/۱۰ حصہ کی وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے وصیت پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمادے۔ الامتہ امتہ الحفیظ زوجہ ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش قادیان۔ گواہ شد (دستخط) بشیر احمد ناصر خاوند موصیہ۔ گواہ شد (دستخط) عبدالقدیر واقف زندگی قادیان سیکرٹری امور عامہ گواہ شد (دستخط) ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ جماعت احمدیہ قادیان۔

نمبر ۱۳۱۹۷ منکہ عبدالرزاق صاحب ولد محمد اعظم صاحب قوم درزی پیشہ پوسٹل پنشنر۔ عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن محلہ چہار مرغبان ڈاکخانہ خاص ضلع گونڈہ صوبہ یو۔پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت اندازاً پانچ ہزار روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں۔ میری آمد ماہوار پنشن مبلغ بیاسی روپے سات آنہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ کی وصیت کرتا ہوں۔ (۲) اس کے علاوہ میرا روپیہ مبلغ سات سو پچاس روپیہ جنتا ریڈیو سروس گونڈہ میں لگا ہوا ہے۔ میری وفات کے بعد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ و نیز ہم شرکاء ذیل ہیں۔ ۲ تا ۵ نے باہم مل کر مبلغ آٹھ سو روپیہ اس عہد کے ساتھ جنتا ریڈیو سروس گونڈہ میں لگایا ہے۔ کہ پانچ سال کے بعد جملہ اخراجات دوکان نکالنے کے بعد خالص نفع جو آٹھ سو روپیہ پر نکلے گا۔ وہ سال بہ سال خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد تبلیغ و اشاعت اسلام انشاء اللہ الرحمن داخل کرتے رہیں۔ جنتا ریڈیو سروس گونڈہ کے حسب ذیل شرکاء ہیں۔ جن کا سرمایہ نام کے ساتھ درج ہے:

۱۔ تبلیغ اشاعت فنڈ ۸۰۰/-
۲۔ عبدالرزاق ولد محمد اعظم صاحب ۵۰/- ۳۔ شمیم الرب ریڈیو انجنیئر ولد عبدالرزاق ۵۰/۷
۴۔ احمد الرب ولد عبدالرزاق صاحب ۵۰/۷ ۵۔ مسماۃ رفاتن زوجہ عبدالرزاق ۵۰/۷
۶۔ میرزا امیر بیگ متوطن بدایوں ۱۰/-

العبد دستخط بزبان انگریزی) اے رزاق۔ گواہ شد (دستخط بزبان انگریزی) احمد الرب۔ گواہ شد دستخط میرزا امیر بیگ۔ گواہ شد شمیم الرب ریڈیو انجنیئر جنتا ریڈیو سروس گونڈہ۔
گواہ شد (دستخط) رفاتن۔

ضرورت

نظارت تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ایک میٹرک پاس نوجوان کلرک کی ضرورت ہے۔ مرکز کی برکات سے متمتع ہونے کا بہترین موقعہ ہے۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں نظارت ہذا میں امیر یا پریذیڈنٹ مقامی کی تصدیق سے جلد بھجوائیں۔ نیز صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ بھی ارسال کریں۔
درخواست دہندہ کو ۵۰-۳-۸۰ کے گریڈ میں ۵۰/- روپے تنخواہ کے علاوہ ۱۵/- روپے گرانی الاؤنس بھی دیا جائے گا۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

ولادت برادرم مکرم محمد یٰسین صاحب آف کمیر پا کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ جملہ احباب جماعت اور درویشان کرام سے عزیزہ مولودہ کے نیک اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار منظور احمد از مسکرا۔

خبریں

نیو یارک ۸ اراکتوبر۔ روس کا مصنوعی سیارہ ایک پراسرار اور عجیب و غریب طاقت سے متاثر ہو رہا ہے۔ اور یہ طاقت مصنوعی سیارہ کو زمین کے چاروں طرف اس کے محور سے باہر کھینچ رہی ہے۔ جو سائنسدان اس سیارہ کے راستہ پر نظر رکھ رہے تھے وہ اس صورت حال پر حیرت زدہ ہیں۔

نامعلوم طاقت کے اثرات کا برطانیہ اور امریکہ کی لیبارٹریوں میں پتہ لگایا گیا ہے۔ کیمبرج کی لیبارٹری کے ڈاکٹر ڈی این ہالی ینگ نے کہا کہ "کوئی نامعلوم طاقت سیارہ کے حلقہ میں گڑبڑ پیدا کر رہی ہے۔ اب یہ ڈاکٹر اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ مل کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ یہ طاقت کتنی مضبوط ہے۔ اور اس کی نوعیت کیا ہے۔ وہ کہاں سے آ رہی ہے اور اس کا خلا میں یہ راز پر کیا اثر پڑے گا۔

بنگلور ۸ اراکتوبر۔ طالب علموں کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اچاریہ ونوبا بھاوے نے کل کہا کہ ہندوستان میں ایک ایسے جمہوری نظام کی ضرورت ہے کہ جو ہندوستان کے لئے موزوں ہو۔ یہ ایک مغربی نظام سے بہتر ہوگا کہ جہاں پر جمہوریت کے نام پر چند افراد حقیقی حکمران بن جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کے سلسلہ میں اس سسٹم کو تبدیل کیا جانا چاہیئے کیونکہ اس میں فرقہ پرستی کے فروغ کے زیادہ مواقع ہیں۔ آچاریہ بھاوے نے کہا کہ ہندوستان پر غیر ملکی حملہ کا خطرہ نہیں۔ لیکن مقامی جھگڑوں سے ہندوستان کو تحفظ کرنا ہے۔ جو فرقہ پرستی کے نتیجہ میں ہوتے ہیں۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں ملک کو مغرب کے تیار کردہ ایٹم بموں کے مقابلہ میں ان جھگڑوں سے ملک کو زیادہ خطرہ لاحق ہے۔

بمبئی ۷ اراکتوبر۔ فلمز ڈویژن کی نئی نیوز ریل جمعہ ۱۸ اراکتوبر سے دکھائی جائے گی۔ اس میں سوویٹ روس کے مصنوعی چاند کے ماڈل کی تمام تفاصیل پیش کی گئی ہیں۔

ماسکو ۷ اراکتوبر۔ روس کی وزارت دفاع کے ترجمان ریڈ سٹار نے آج لکھا ہے کہ یہ غلط ہے کہ روسی سرزمین سے امریکہ پر راکٹوں کے ذریعہ حملہ کا امکان ہے۔ روس جارحانہ عزائم نہیں رکھتا۔ وہ کسی ملک کے خلاف حملہ نہیں کرے گا۔ روس ہمیشہ تخفیف اسلحہ کا حامی رہا ہے۔ امریکی حکام روس کے فوجی حملہ کا خوف دلا کر امریکی عوام کو سخت ٹیکس ادا کرنے پر مجبور کرنا چاہتے ہیں۔ اور اپنی فوجی تیاریوں کو تیز کرنا چاہتے ہیں۔

ماسکو ۷ اراکتوبر۔ روس کے موجودہ چاند اسپٹنک سے تعلق رکھنے والی ایک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے روسی سائنسدان مسٹر بگ نے کہا کہ آئندہ جو ذیلی سیارہ چھوڑا جائے

گا۔ اس کے اندر اس بات کا انتظام ہوگا کہ وہ دوبارہ اس زمین پر واپس آ سکے گا۔

روسی سائنسدان نے کہا کہ یہ ایسا سیارہ ہوگا جس میں دوربین نصب ہوگی۔ یہ دوربین روئے زمین سے زمین کا عکس حاصل کریگی اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ اس عکاسی کو دوبارہ روئے زمین تک پہونچائیں گی۔ اس طرح ہم پر روئے زمین کی صحیح حقیقت واضح ہوگی اس کے علاوہ زمین سے سورج چاند اور دوسرے سیاروں کا جو مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس کی بھی صحیح تصویر پیش کریں گی۔ روسی سائنسدان نے کہا کہ اب بہت جلد ایسے راکٹ بھی چھوڑے جائیں گے جو چاند کے گرد چکر کاٹیں گے۔ اب تک جو بڑا مسئلہ ہمارے سامنے تھا وہ ان کی واپسی کا تھا۔ وہ ہم نے حل کر لیا ہے۔ اسپٹنک کی فضائے آسمانی میں اسی گردش سے ہم نے بیرونی فضا کے بارے میں بہت کچھ معلومات حاصل کر لی ہیں۔

کراچی ۱۸ اراکتوبر۔ آج صبح یہاں پر مسٹر اسماعیل چندریگر کی سرکردگی میں پاکستان کی نئی کابینہ نے حلف اٹھالیا۔ قیام پاکستان

کے بعد سے اب تک دس سال میں اس سے قبل پانچ وزارتیں قائم ہو چکی ہیں۔ یہ چھٹی وزارت ہے۔ حلف اٹھانے کی رسم قصر صدر میں ادا کی گئی۔ صدر اسکندر مرزا سے حلف اٹھایا جن دوسرے وزراء نے حلف اٹھایا ان کے نام یہ ہیں:-

سر فضل الرحمان۔ سید امجد علی۔ میاں ممتاز دولتانہ۔ ایم اے قزلباش۔ مسٹر عبداللطیف بیر اس۔ لطف الرحمان خاں میر غلام علی تالپور۔ میاں جعفر شاہ۔ مسٹر یوسف ہارون۔ مسٹر عبدالعلی۔

دو اور وزیر مملکت نے حلف اٹھایا۔ مسٹر فیروز خاں نون کو بعد میں حلف دلایا جائے گا۔ جو اس وقت نیویارک میں ہیں۔

قادیان میں جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ ۵)

کافی دماغی محنت کے ساتھ اپنی تقریریں تیار کیں۔ اور سفر کی تکالیف برداشت کر کے قادیان تشریف لائے۔ اور احباب جماعت کو اپنی روحانی تقاریر سے مستفید ہونے کا موقعہ دیا۔ اس کے ساتھ ہی نظارت جلسہ پر تشریف لانے والے تمام احمدی احباب کا شکریہ ادا کرتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے کافی اخراجات اور تکالیف برداشت کر کے محض روحانیت کے جذبہ سے قادیان تشریف لا کر مستفید ہوئے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کا ان کی اولادوں کا اور ان کی جماعتوں کا حافظ و ناصر رہے۔

مقامی حکام کا شکریہ

اس کے ساتھ ہی نظارت ہذا مقامی حکام کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ جنہوں نے قیام امن کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور پورا تعاون دیا۔ نیز ہم قادیان اور مضافات کی غیر مسلم پبلک کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس نے نہایت امن اور سکون کے ساتھ ہمارے جلسہ میں شرکت کی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے اس جلسہ کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ اور جن احباب نے جلسہ میں شرکت کر کے روحانی استفادہ کیا ہے ان کے روحانی جذبات میں استقلال عطا فرمائے۔ اور ان سب کو خدمت دین و ملک کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ اکتوبر میں ختم ہے

- ۱۵۹۵ مکرمی محمد عبدالحفیظ صاحب طالب علم منگل پڑھا (دکن)
- ۱۵۹۶ " نور حسین صاحب بمبئی (مشرقی بمبئی)
- ۱۵۹۷ " محمد سعد اللہ صاحب احمدی چنڈائی (بنگال)
- ۱۵۹۹ " سید محمد اسحٰق صاحب بودھن (دکن)
- ۱۶۰۰ " محمد عنایت اللہ صاحب گنڈارام (دکن)
- ۱۴۱۹ " الیس جی مصطفےٰ صاحب مظفر پور (بہار)
- ۱۴۲۴ " اظہر بیگ صاحب کشن گنج (راجستھان)
- ۱۶۰۴ " محی الدین صاحب غوری شادنگر (دکن)
- ۱۶۲۱ " عبدالرحمٰن صاحب احمدی غوطہ فتحگڑھ (پاکستان)
- ۱۶۳۲ " مولا بخش صاحب پشاور (پاکستان)
- ۱۵۰۵ " خلیل احمد صاحب تکتا پور تیاپور (دکن)
- ۱۲۳۲ " منشی کلیم الدین صاحب شاہجہانپور (یو۔ پی)
- ۱۶۶۹ " محمد یامین صاحب بنگلور (یو۔ پی)
- ۱۳۸۸ " شیخ قاسم داؤد صاحب ہربرگر باندہ (بمبئی)
- ۱۵۹۵ " سید شاہد الرسول صاحب بالی ٹوٹہ (اڑیسہ)
- " چوہدری نذیر احمد صاحب دوکاندار منڈی بہاؤالدین (پاکستان)
- " رام جو ماسٹر صاحب شمتی پورہ کشمیر
- ۱۲۴۴ مکرمی مولوی سید حسین صاحب وارنگل (دکن)
- ۱۴۰۹ " سید محمد سلیمان صاحب جمشید پور (بہار)

(مینیجر بدر)

سلسلہ کتب اسلام

یعنی

اسلام کی پہلی، دوسری، تیسری، چوتھی اور پانچویں کتاب

مؤلفہ: مولانا چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ

منظور شدہ نظارت تالیف تصنیف

اس میں تمام ضروری اسلامی مسائل کی تفصیل، انبیاء کرام کے حالات، حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پاک، خلفاء راشدینؓ کے سوانح حیات، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضورؑ کے دونوں خلفاء کے پُرکیف واقعات زندگی اختصار مگر جامعیت کے ساتھ جمع کر دیئے گئے ہیں۔ ہر احمدی بچے، بچی، مرد اور عورت کو اپنی دینی معلومات کے لئے اس سلسلہ کتب کو خرید کر خود پڑھنا اور اپنے اقرباء کو پڑھوانا چاہیئے۔ یہ وقت کی اہم چیز ہے جس کا ہر احمدی کے گھر میں ہونا ضروری ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ ۴۰۰ صفحات۔ مگر عام اشاعت کی خاطر قیمت صرف دو روپیہ سیٹ رکھی گئی ہے۔ اور ایک درجن خریدار کے لئے ایک روپیہ بارہ آنہ ایک درجن سے زیادہ ایک سو سیٹ تک کے خریدار کے لئے ڈیڑھ روپیہ فی سیٹ قیمت ہوگی

خاکسار:- ابوالمنیر فخرالدین مالاباری درویش کتب فروش قادیان۔ ای پنجاب

۸۰ صفحہ کا رسالہ

مقصد زندگی

و

احکام ربانی

ساڑھے آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن